

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

تیسواں بجٹ اجلاس

مباحثات 2016ء

﴿اجلاس منعقدہ 25 جون 2016ء برطابق 19 رمضان المبارک 1437 ہجری، بروز ہفتہ﴾

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
2	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1
3	میزانیہ بابت 2016-17ء پر بحیثیت مجموعی عام بحث۔	2
شمارہ 5	☆☆☆	جلد 30

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 25 جون 2016ء بمطابق 19 رمضان المبارک 1437 ہجری، بروز ہفتہ، بوقت دوپہر 12 بجکر 30 منٹ زیر صدارت محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈیم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا

اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَ لَیَمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَ

لَیَسِدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اٰمَنًا ط یَعْبُدُوْنَ نِیَّیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط

وَمَنْ كَفَرَۢ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِیْمُوا

الصَّلٰوةَ وَاَتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

﴿پارہ نمبر ۸ سورۃ النور آیات نمبر ۵۵ تا ۵۶﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وعدہ کر لیا اللہ نے اُن لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور کیئے ہیں انہوں نے نیک کام، البتہ بعض کو حاکم کر دے گا اُن کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا اُن سے اگلوں کو اور جمادے گا اُن کے لئے دین اُن کا جو پسند کر دیا اُن کے واسطے اور دے گا اُن کو اُن کے ڈر کے بدلے میں امن، میری بندگی کریں گے شریک نہیں کریں گے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے پیچھے سو وہ وہی لوگ ہیں نافرمان۔ اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور حکم پر چلو رسول کے تاکہ تم پر رحم ہو۔ صدق اللہ العظیم۔

میڈم اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

میڈم اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم، سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی:۔ نہیں ہیں۔

میڈم اسپیکر:۔ میزانیہ بابت سال 2016-17ء پر بحیثیت مجموعی عام بحث کا آج تیسرا دن ہے چونکہ کل

مورخہ 24 جون 2016ء کی نشست میں میزانیہ بابت 2016-17ء پر عام بحث کا سلسلہ افطار کا وقت اور وقت

کی کمی کے باعث ملتوی کرنا پڑا جیسے آج کی اس نشست میں مکمل کیا جائے، اب میں ڈاکٹر مالک صاحب کو فلور

دیتی ہوں کہ وہ اپنی speech کا آغاز کریں۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ:۔ thank you Madam میرا بھی گلہ خراب ہے تھوڑا سا بخار کی وجہ سے

on half of National Party I congratulate the Chief Minister

Nawab Sanaullah Khan Zehri, the Minister P&D Dr.Hamid khan

Achakzai, the core committee, the cabinet, the Chief Secretary

Balochistan , the ACS Balochistan and the Secretary Finance.

میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں نے دن رات محنت کر کے جو بجٹ پیش کیا ہے ہم being part of this

-coalition government we are totally supporting this budget۔ میں جو

مختصر تھوڑی بہت جو trend آرہے ہیں سیاسی ان کے حوالے سے بات کرونگا کوشش کرونگا کہ کم ٹائم لے لوں

میڈم اسپیکر دنیا میں نئے ٹریڈ جنم لے رہے ہیں آج USA میں ایک جانب پچھلے دو terms میں ایک سیاہ فام

president ہے جس کو ووٹ دینے کا حق نہیں تھا اسی USA میں کا پوریٹ سیکٹر کا نمائندہ ٹرمپ جو میں اس کو

internationalist کہتا ہوں وہ ایک نئی سلوگن کے ساتھ دنیا میں آرہی ہے برطانیہ میں ایک پاکستانی نژاد

غریب کا بیٹا لندن کا میسر بن گیا لیکن یورپی common home کے نعرے جو کئی سالوں سے گونج رہے

تھے برطانیہ میں وہ بکھرنا شروع ہو گیا اب جس کی بنیاد معیشت نہیں تھا جس کی بنیاد نیشنلزم ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان

کو خطرہ ہے کہ جو اتنی امیگریشن آرہے ہیں immigrates آرہے ہیں اس سے ہماری تمام چیزیں وہ جو ہمارا

بیلنس ہے وہ ٹوٹ جائیگا اسی طرح عرب spring نام پر یا عرب بہار کے نام پر democratization کا

ایک عمل جو شروع ہوا تھا middle east میں وہ اس نے کشت و خون کی شکل اختیار کی امریکی توسیعی پسندانہ

عزائم کے حوالے سے جو کچھ وہاں پر ہو رہا ہے وہ بھی ایک نیشنلزم ہے اس کو چاہے آپ داعش کا نام دیدیں یا

ISIS کا نام دیدے لیکن اس روح نیشنلزم ہے جو resistance عراق میں ہو رہی ہے جو لبیا میں ہو رہا ہے جو ارض شام میں ہو رہا ہے لیکن میں تھوڑا سا میڈم ان تضادات جو نئی چیزیں آگئی ہم اس کو اگر پاکستان پر apply کریں تو ہم نے بھی ہماری جو خارجہ پالیسی ہے اس میں بھی بہت بڑا یوٹرن آیا ہے وہ جو ہماری کئی دہائیوں کے اتحادی تھے west ہم بتدریج ان سے دور جا رہے ہیں آج USA اور پاکستان کے ہم لاکھ کہیں کہ ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں لیکن ہمارے تعلقات اچھے نہیں ہیں اس وقت پاکستان اپنے شدید ترین فارن پالیسی کے دباؤ میں ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چائنا ہمارا دوست ہے چائنا کے ساتھ ہمارے اچھے رشتے ہونے چاہیے لیکن کیا ہم west کو neglect کر سکتے ہیں میری رائے میں ایسا نہیں ہے ٹھیک ہے ایک پران theiory تھا کشنگر کا کہ ایک قطبی سے دو قطبی دو قطبی سے کثیرالقطبی آج چائنا ایک emerging کا نومی ہے برازیل ایک emerging کا نومی ہے ہندوستان ایک emerging کا نومی ہے لیکن اب بھی امریکہ کے سامنے بہت معمولی وہ ہے کیونکہ آج تمام ٹیکنالوجی اس کے اس میں ہیں ہم جو بھی یہاں پر سیکورٹی کے نام پر انفارمیشن کے نام یا جو ہمارے سروسز ہیں بینکنگ سروسز دوسرے ہیں جتنی ہم ٹیکنالوجی پر جائینگے اتنا ہی ہمارے خطرات بڑھیں گے کیونکہ ٹیکنالوجی کے کنٹرول آج بھی اوریکل کے پاس ہے آج وہ تمام فینس بکس، گوگل ان کے تمام server کا امریکہ میں رکھے ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بیلنس خارجہ پالیسی کی ضرورت ہے آج افغانستان، ایران کے ساتھ انڈیا کے ساتھ ہمیں ان ان محاذوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے (ڈیسک بجائے گئے) کیونکہ اگر ہماری پالیسی کا بنیادی مقصد اگر کا نومی نہیں ہے تو شاید ہم دنیا کو compete نہیں کر سکیں گے دنیا کو compete کرنا تو چھوڑ دو، ہم خود survive نہیں کر سکتے ہیں میڈم اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں چیزوں کی بجٹ کرنے کی ضرورت ہے اور جو ہمارے ہمسایوں کے ساتھ جو کھینچاؤ ہے جو انتہائی جس کا ثبوت پچھلے دنوں میجر جواد شہید کی شکل میں ہوئی یہ پہلی دفعہ آئے سامنے ہماری افغانستان کے ساتھ جنگ ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ خارجہ پالیسی کو اس دباؤ سے نکلنے کے لئے ہماری جو خارجہ پالیسی کے والی وارث ہیں ان کو ان کو دیکھنے کی ضرورت ہے دوسری جو البتہ ہے وہ میڈم ہماری ملکی صورتحال ہے ملکی صورتحال میں بھی آج کھینچاؤ آئیگا ہے آج پیپلز پارٹی نے مکرکس لیے لیکن پیپلز پارٹی میں ایک تضاد سامنے جو آیا ہے پہلی دفعہ میرے نزدیک پیپلز پارٹی پہلی دفعہ سندھ اور پنجاب کی لیڈرشپ میں تقسیم ہو گیا ہے سندھ کی لیڈرشپ اس وقت اس کی کوشش ہے کہ میں میاں نواز شریف کے ساتھ conflict میں نہیں جاؤں کیونکہ اس conflict کے نتیجے میں کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن جو پنجابی لیڈرشپ ہے وہ بالکل یہ سمجھتا ہے کہ جب تک ہم میاں صاحب کے ساتھ

conflict نہیں جائینگے ہم اپنی کھوئی ساکھ کو بحال نہیں کر سکتے ہیں تو کیا اس conflict کے نتیجے میں کیا ہو سکتا ہے۔ میں اے این پی کے decision کو بہت mature decision سمجھتا ہوں جو انہوں نے کہا کہ جی ہم سڑک پر نہیں آئینگے تو اب بھی ہماری پیپلز پارٹی سے پی ٹی آئی سے ہے کہ جو کچھ کرنا ہے آپ پارلیمنٹ کے اندر رہ کر کریں پارلیمنٹ سے باہر جو بھی ہوگا وہ اس ملک کی جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہوگی اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں وہ لوگ پھر بھی قربانیاں دینگے ہم کسی بھی صورت میں ہم اس ملک کی جمہوریت کی دفاع کریں گے (ڈیسک بجائے گئے) ہم سمجھتے ہیں کہ اس ملک کا مستقبل وہ جمہوریت پر ہے پارلیمنٹ ہوگا جمہوریت ہوگی تب چیزیں آگے جائیں گی مین سمجھتا ہوں کہ فیڈرل پی ایس ڈی پی پر دوستوں نے بہت کچھ بولا فیڈرل پی ایس ڈی پی میں بھی بلوچستان کا میں نے میاں صاحب کو بھی کہا تھا اس ٹائم میں نے کہا میاں صاحب یہ چالیس پچاس ارب سے کچھ نہیں ہوگا اگر بلوچستان میں جب تک آپ چار سو پانچ سو ارب روپے invest نہیں کریں گے نہ بلوچستان کے انرجی کے مسئلے حل ہوں گے نہ بلوچستان کے پانی کا مسئلہ حل ہونگے نہ ایجوکیشن کا مسئلہ حل ہوگا جو بلوچستان گورنمنٹ نے سیکٹر پلان ایجوکیشن کا بنایا ہے اس کو implement کرنے کے لئے سرکار کو 62 ارب روپے چاہیے جو آپ کو ٹوٹل بجٹ جو ہے اتنا کا نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب جو coalition میں بیٹھے ہوئے ہیں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جائیں اور انکو کہیں کہ یہ meager allocations ہیں آپ نے دی ہیں اس کو revise کریں ہم اپنے لوگوں کو deliver نہیں کر سکتے ہیں اس بجٹ کے ساتھ جب ڈیمو کریسی deliver نہیں کریں گے تو لوگ اس سے بیزار ہو جائیں گے تو میری دوستوں سے یہی گزارش ہے کہ ہم بیٹھ کے بجٹ کے حوالے سے دوسری یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس ملک کو ایک حقیقی فیڈریشن ہونا چاہیے یہ کثیر القوامی ریاست ہے اس کثیر القوامی ریاست کو جب تک آپ ایک ویلفیئر فیڈرل سٹیٹ نہیں بناؤ گے اس کے لئے مشکلات پیدا ہوں گے اور ایک جانب پھر کچھ لوگ اٹھارویں ترمیم کو derail کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ اٹھارویں ترمیم کے لئے ہم نے بڑی خواری اٹھائی ہے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں (ڈیسک بجائے گئے) ہم اس اٹھارویں ترمیم کی ہر صورت میں دفاع کریں گے (ڈیسک بجائے گئے) اٹھارویں ترمیم ہماری ضرورت ہے بلکہ اٹھارویں ترمیم ہمیں من و عن اس کو implement کرنے کی ضرورت ہے گواردر پورٹ کے بارے میں ہماری واضح پالیسی ہونی چاہیے واضح پالیسی یہ ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گواردر پورٹ سی پیک ایک مثبت پروجیکٹ ہے بہت اچھا پروجیکٹ ہے لیکن گواردر پورٹ کی تمام کنٹرول وہ بلوچستان حکومت کو ملانی چاہیے (ڈیسک بجائے گئے) جب تک بلوچستان حکومت

کو نہیں ملے گا اس میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں گوادر کی ریونیو میں بلوچستان کا گوادر کا share ہونا چاہیے jobs میں ان کا share ہونا چاہیے اور گوادر کے لوگوں کی indigenous حیثیت ہے اس کی جو شخص ہے اس کی دفاع بہت ضروری ہے ہمارے لئے ہم ایسے قوانین legislate کریں جو یہ تمام چاروں سیکٹر جو ہے اس میں شامل ہو میڈم اسپیکر بلوچستان حکومت جس ٹائم ہمیں ملی coalitions کی میں blame گیم نہیں جاہوگا کسی پر لیکن انتہائی non functional تھا ہم نے بہت خواری کی coalition کے تمام دوست بیٹھے ہوئے ہیں بشمول نواب صاحب کے جو اس وقت موجود نہیں ہے چیف منسٹر صاحب ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم نے بہت improvement کی لیکن ایک جذبہ ہم میں موجود ہے کیا ایجوکیشن میں improvement نہیں آئی ہے میں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اس تفصیل کو عوام کو بتادیں سردار بڑیچ نے خواری کی کیا ہیلتھ میں improvement نہیں آئی ہے پندرہ بیس سال کے بعد پہلی دفعہ آپ کی اس حکومت نے جو ایگریکلچر آپ کا بنیاد ہے آپ نے ڈوزر لا کے دیدیئے ہیں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے آپ نے تمام فورم پر ان جو بالکل بکھرے ہوئے تھے ان کو آپ نے reorganize کی تو میں سمجھتا ہوں لاء اینڈ آرڈر پر کافی دوستوں نے بولا لیکن اس coalition کو مل کے اپنی ایجنڈوں کو revisit کرنا چاہیے priority کو fix کرنا چاہیے کہ ایجوکیشن میں ہم کیا reform لائیں ہیلتھ میں کیا لائیں دیکھیں نا ایک مشہور دانشور کا قول ہے کہ میں آزاد ہوں اس لئے میں ذمہ دار ہوں پاکستان آزاد تو ہو گیا ہم ذمہ دار بن گئے میں تو پہلے اپنے سے شروع کر لیتا ہوں being ایک عوامی نمائندہ مین کیوں روہوں کیا اسکول کو ٹھیک کرنا بھی اسلام کی ذمہ داری ہے یا میری ذمہ داری ہے جس اسکول میں میں نے پڑھا ہے وہ میری ذمہ داری ہے کہ اس کو میں ٹھیک کر لوں جو میرے حلقے کا اسکول ہے اس کا میری ذمہ داری ہے جو ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ہیں وہ میری ذمہ داری ہے میں ذمہ داری کو کیوں شفٹ کرتا ہوں ہاں جو ذمہ داری دوسرے کی ہے میں ان کو کہوگا لیکن جو ذمہ داری میری ہے It should not be shifted to other shoulders, it's my responsibility because I am the representative of my people. ہم سے گزارش ہے کہ ہم extension کی تو بات کرتے ہیں بجٹ پر بولیں گے کہ جی مجھے اتنے اسکیم نہیں دیئے ہیں لیکن وہ جو اسکیمیں ہیں میں دو ہائی اسکول کے لیے زیارتوال سے ضرور لڑوں گا۔ لیکن بلوچستان کے سارے 800 ہائی اسکول ہیں More than hundred آپ کے جو ہیں ناں Colleges ہیں ان کا کیا حال ہیں۔ ٹھیک ہے ہم نئے بنائیں بیشک ہم بنائیں میری ضرورت ہیں ضرورتیں بہت زیادہ ہیں لیکن جب۔ عبدالجید خان اس دن تم

نے مجھے چھڑا تھا میں تو بدلہ لے رہا ہوں پروا نہیں ہے بات کرو۔ ٹوٹ گیا آپ نے توڑ دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں Responsible ہونے کی ضرورت ہے میں ایک چیز پر ضرور آؤں گا بلوچستان ہم سب کا ہے یہاں پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی ہم رہتے ہیں یہ ہمارا Common-Home ہے پھر خاص طور پر بلوچ، پشتون رشتے جو تاریخی ہیں ان کو ہم سمجھتے ہیں ان کی ہم دفاع کریں گے۔ آج جو یہاں پر دو قوم پرست پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں یہ ذمہ دار پارٹیاں ہیں ہم اپنی عوام کی نمائندگی کریں گے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچ پشتون کا ایک تاریخی رشتہ ہے ہمارے درمیان اختلافی بھی ہیں اختلافی points بھی ہیں لیکن وہ کم ہیں Agreed point زیادہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے میرے لیے مہاجرین ایک مسئلہ ہیں مجھے اس مسئلے پر دوستوں سے اختلاف ہیں لیکن میں اپنا اختلاف جمہوری انداز میں رکھوں گا Not in aggressive way in logically Being a Baloch میں اپنی قومی ترجیحات کو بھی کہوں لیکن بلوچ کے ساتھ ساتھ میں ایک انسان دوست پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں جس کی philisophy humanism ہے ہم humanism کو Nationalism سے جدا کریں گے تو وہ Mussolini اور Hitler بن جاتے ہیں یا ابھی Trump بن رہا ہے وہی بن جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو دو بڑی قومیں ہیں ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے اور ہم اس Coalition میں جو رہے ہیں اس Coalition میں نواب صاحب کی سربراہی میں ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے اور بھائی چارے کے فروغ دیدیں گے اس کو۔ ہم وہ انتہا پسندانہ اقدامات کسی کی طرح ہو اس سے پہلے بھی ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ رشتے جو تاریخی رشتہ ہیں بلوچ، پشتون کا۔ اس کو ہم خراب ہونے نہیں دیں گے۔ اس کی ہم دفاع کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ نواب صاحب آگیا میں کوشش کروں کہ اپنے تقریر کو مختصر کروں نواب صاحب۔ دو تین Issue ہیں بلوچستان کے۔ ان کو ہمیں Focus کرنے کی ضرورت ہے نواب صاحب۔ اس وقت ہمارا سب سے بڑا دشمن ایک جہالت ہے ایک غربت ہے یہ Coalition government اپنی تمام تر وسائل ان دو چیزوں پر۔ focus کریں اور میں آپ سے نواب صاحب گزارش کرتا ہوں Cabinet کے دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ جو ہم نے شروع سالوں سے 4% سے ایجوکیشن کو 24% پر لے گئے تھے اس دفعہ وہ 9% پر آ گیا سر میری آپ سے گزارش ہے چیف سیکرٹری صاحب بھی آگئے کہ آپ Education کو Revisit کریں سر ہم Afford نہیں کر سکتے ہیں 9% بجٹ کو Educations میں۔ ٹھیک ہے Education میں خامیاں ہیں کوتائیاں ہیں لیکن اس کو ٹھیک کرنے والے

ہم ہیں کیونکہ ہم ذمہ دار ہیں ہم کسی کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے ہیں Being a یہاں پر دوستوں نے کافی بحث پر بات کی۔ نواب صاحب نے بہت اچھی بات کی اسکو میں Repeat نہیں کروں گا ہمارے دوست کہتے ہیں کہ Non development budget بہت زیادہ ہیں Agreed لیکن Non development budget ہے کیا 122 Straight forward 122 ارب روپیہ آپ کے تنخوائیں ہیں 27 ارب روپے جو ہیں ناں آپ کے Pensions ہیں 14 ارب آپ کے Subsidy ہیں بجلی کا۔ یہ Out rate 263 billion بن جاتے ہیں 163 کیا آپ لوگوں کے تنخواہوں کو کاٹ سکتے ہیں کیا پنشن کو کاٹ سکتے ہیں کیا جو Health میں Allocations ہیں Medicines کی یا دوسرے Activities ہیں پولیس کی ہیں ایس اینڈ جی اے ڈی کے دوسرے لوازمات ہیں ان کو ہم ہاں نواب صاحب چیف سیکرٹری صاحب سیکرٹری فنانس صاحب جہاں کہیں کٹ کر سکتا ہیں اس کو کر لیں لیکن ہم کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں 263 billion straight forward تین مدعوں میں جائیگا جو کہ نہایت ہی ضروری ہیں تنخواہ، Pension and Subsidy باقی رہا آپ کا development budget میں سمجھتا ہوں کہ جو نواب صاحب نے اور committee نے دوستوں نے جو ترجیحات Fix کی ہیں اس ترجیحات کو ہمیں عملی جامہ پہنانے کے لیے نواب صاحب کے ساتھ باقی دوستوں کے ساتھ ہمیں تعاون کرنا چاہیے۔

And we are being a paliamentary leader of the national party.

We totally support this budget and I think this is in recent years

and in the given circumstances this is a possible pro- people

budget we can say it.

لیکن اس کو کس طرح ہم Implement کریں گے؟۔ اس کے فائدے کتنے عوام کو پہنچیں گا۔ اس کے لیے ہمیں منصوبہ بندی کی ضرورت ہے میرے Theses کو نواب صاحب آپ نے نہیں سنا۔ میں معذرت چاہتا ہوں میں نے لمبی چھوٹی Theses دے دی ہیں۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان):۔ ڈاکٹر صاحب ریکارڈ پر ہیں۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ:۔ تو میں آپ کی میڈیم آپ کی دوستوں کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے سنا زیادہ

ٹائم نہیں لیا میں نے۔

میڈیم اسپیکر:- thank you ڈاکٹر صاحب میر عاصم کردگیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کردگیلو:- مہربانی اسپیکر صاحبہ کہ آپ نے 2016-2017 بجٹ پر بحث کرنے کی اجازت دی سب سے پہلے میں قائم ایوان Leader of house۔ ہاؤس کے ٹیم اور ہمارے چیف سیکرٹری محکمہ خزانہ کے سیکرٹری اور ACS ساروں کو مبارک باد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے ایک متوازن بجٹ پیش کیا۔ اسپیکر صاحبہ بلوچستان ملک کے رقبے کے حساب سے 45% ہیں اور وفاق اور کانیوں کے درمیان ہمیشہ ایک تنازعہ کافی عرصے سے چل رہا تھا 60-62 سال بلوچستان کو صرف 5% جو وفاقی محاصل ہیں ان سے اسے حصہ ملتا تھا سندھ NFC award کے بعد بلوچستان کو تقریباً 100% جو اس کے وسائل ہیں وفاق سے Divisible pool اور دوسرے اس میں اضافہ ہوا اور جو پہلے ایک یہاں کے پارٹیوں کا لیڈروں کا اور عام لوگوں کا ایک مطالبہ رہا تھا کہ ہمیں رقبے کے حساب کے فنڈ دیئے جائیں مگر فیڈرل گورنمنٹ نے یہ تسلیم نہیں کیا اور 60-62 سال یہ سلسلہ چلتا رہا اور جو بلوچستان کی پسماندگی کی اصلی وجہ یہ ہیں کہ آپ 95% دوسرے صوبوں کو جو نیم ملک کا ایک نصف حصہ ہیں اسے 5% دیا جائے یہ آپ اس میں کیسے بہتری لاسکتے تھے محترمہ اور 60-62 سال یہ سلسلہ چلتا رہا اور گزشتہ جو NFC award جو ہمارے نواب محمد اسلم رییسانی صاحب تھے اس کی قیادت میں۔ جو ہمارے ٹیم تھے نواب صاحب بھی اس میں شامل تھے انہوں نے جدوجہد کی اور بلوچستان کو جو پہلے 100% آبادی کی لحاظ سے تھی اسے 82% پر لایا اور اس میں 18% منتشر آبادی پسماندگی Revenue collection غربت کی بنیاد پر دوسرے تقسیم کیے گئے اور ہمیں اس میں یہ کامیابی ہوئی کہ ہمارے جو پچھلے ادھر ہمارے کافی ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ڈاکٹر صاحب بھی نواب صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں صرف Federal government NFC award سے پہلے صرف 30 billion کی دہائی میں نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اسے یاد ہوگا وہاں صرف 3billion کے لیے جان جمالی صاحب آج نہیں ہے۔ جاتے تھے ایک ایک مہینہ چکر لگاتے تھے اور صرف تنخواہوں کے مد میں اسے کچھ اس کے ہاتھ پر رکھتے تھے مجھے یاد ہے کہ جان جمالی نے کہا کہ ایسا لگتا ہے جو عید کے دنوں میں جو باہر سے لوگ شہروں کا رخ کرتے ہیں خیرات مانگنے کے لیے۔ یہاں سے ہم رخ کرتے تھے اسلام آباد کی طرف۔ اور اپنا جو تنخواہوں کے مد میں ہمیں پیسہ ملتے تھے وہی ہم لاتے تھے اس کے علاوہ ہمیں کچھ بھی نہیں دیا جاتا یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ NFC award 7 میں ہمیں کامیابی ہوئی اور جو ہمارے اسلام آباد سے پہلے ہمیں ملتے تھے جو وسائل اس میں 100% اضافہ ہوا۔ بی بی محترمہ اسپیکر صاحبہ سن 72-73 کا آپ بجٹ اٹھائیں تو اس میں

دیکھیں کہ صرف جو بلوچستان کا بجٹ تھا وہ تقریباً 8 کروڑ 80 لاکھ کا تھا صرف بی بی محترمہ اسپیکر صاحبہ ابھی صرف میرے خیال میں آپ کا جو اسمبلی کا بجٹ ہیں وہ تقریباً اس سے 10 گنا زیادہ ہوگا وسائل کی تقسیم ہمیشہ شروع سے ہی غلط رہی تھی اور اس کے اثرات بلوچستان کے جو موجودہ حالات ہیں وہ جو ہماری غربت، پسماندگی، بے تعلیمی اس کی طرف گیا اور بلوچستان کے جو حالات ہیں وہ ابھی جو آپ پنجاب سے مقابلہ کریں یا سندھ سے کریں یا NWFP سے کریں اس وجہ سے ہم نہ کر سکی۔ ہماری غربت ہماری تعلیم وغیرہ سارے متاثر ہوئی اس وجہ سے بلوچستان متاثر رہا آج جو حالات ہیں یہ اس کے پس پردہ یہ حالات کی وجہ سے ہوئے۔ اگر محترمہ اسپیکر صاحبہ آپ ایک صوبے کو 60 یا 62 سال نظر انداز کریں اس کے بعد اس کے دوسرے صوبوں سے مقابلہ کریں تو یہ ناممکن ہے جو ہماری تعلیم ہیں نہ ہم اس وجہ سے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو ہماری زراعت ہیں اس سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں جو ہماری ناخواندگی ہیں اس وجہ سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں اور اس کے اصل اسباب یہ تھے میں سمجھتا ہوں جو NFC award میں ہم نے کامیابی حاصل کی۔ اور ابھی تقریباً 2 سال مکمل ہوئے ہیں اور ہماری 8 این ایف سی ایوارڈ نہیں ہو رہی ہیں اگر ہم اس میں بھی پچھلے ادوار کی طرح منصوبہ بندی کریں۔ میں سمجھتا ہوں اس میں بھی ہم کافی حد تک اپنے وسائل میں بہتری لاسکتے ہیں۔ thank you۔

میڈم اسپیکر:- یا سمین لہڑی صاحبہ۔

محترمہ یا سمین لہڑی:- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ میڈم اسپیکر! اسپیکر صاحبہ پچھلے دو دنوں سے بجٹ کے حوالے سے بہت سیر حاصل بحث یہاں پر سننے میں آیا، جتنے بھی ہمارے معزز اراکین ہیں انہوں نے اپنا point of view پیش کیا، میرا بھی point of view اُن سے کسی طور پر مختلف نہیں ہے۔ میڈم اسپیکر! no doubt آج جس صورت حال سے ہم دوچار ہیں آج اگر ہم ملکی حالات کو دیکھتے ہیں ایک طرف دہشت گردی sectarian violence آمن و آمان کی بدترین صورت حال سے جس طرح سے ہم گزر رہے ہیں، ان حالات میں بجٹ بنانا، ترجیحات set کرنا یہ ایک بہت بڑا challenging job ہے۔ اور میں مبارکباد پیش کرتی ہوں وزیر اعلیٰ بلوچستان اور کولیشن پارٹنرز کو کہ انہوں نے بلوچستان کے صورت حال کو سمجھتے ہوئے کوشش کی ہے no doubt challenges بہت زیادہ ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارا خسارے کا بجٹ ہے اور میں اُمید کرتی ہوں کہ ہم خسارہ کو پورا کرنے کیلئے out source کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں لیکن یہ ہے کہ کہاں جاسکتا ہے کہ متوازن اور بیلنس بجٹ ہے۔ میڈم اسپیکر! یہاں پر میں نے پہلے بھی اپنے speech میں بات کی تھی کہ ہم بحیثیت ملک بحیثیت ایک قوم کے ہمیں welfare state کی

طرف اور welfare لوگوں کی طرف جانا چاہیے۔ لیکن بد قسمتی یہ رہی ہے کہ چونکہ آج تک ہم نے بیرونی قوتوں کو خوش کرنے کیلئے سیکورٹی اسٹیٹ کا role play کرتے رہے اُن کے مفادات کا تحفظ جو ہے ہماری اولین ترجیح رہی ہے، اُن کے مفادات کا تحفظ کرتے کرتے اُن کو خوش کرتے تے ہم نے اپنوں کو ناراض کر دیا۔ اور no doubt آج جب اُن کا ایجنڈا ہمارے توسط سے اُنہوں نے حاصل کیا ابھی ہم اُن کے سامنے بلکہ پورے دنیا کے سامنے ہم برے بھی بن گئے اور دہشت گرد بھی بن گئے اس سارے صورتحال میں میڈم اسپیکر! جو ہماری اپنی کوتاہیاں رہی ہیں جو ہماری اپنی غلط حکمت عملی رہی ہے جو ہمارا اپنا mindset رہا ہے کہ ہم جو ہیں دوسروں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنوں سے جو ہمارا gape پیدا ہوا ہے اس وقت ہمیں external and internal دونوں کا سامنا ہے۔ جب ہم کچھ موڑ کے دیکھتے ہیں تو ہمارے اپنے جو ہیں کو سو ں دور ہم سے گئے ہوئے ہیں، بد اعتمادی کی فضا جو ہے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، تو میں سمجھتی ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے کہ ہمیں اس پورے جو ہیں اپنے ملک کو اور پورے ہمارے جو صوبے ہیں ان کے درمیان جو ہے ایک توازن اور ایک پیننس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ isolation کم کرنے کی ضرورت ہے، isolation صرف تقریروں سے کم نہیں ہوگی یہ isolation ہے کہ realize کر کے بتانے سے کم نہیں ہوگی، بلکہ عملی اقدامات کرنے سے کم ہوگی۔ میڈم اسپیکر! آج اگر ہم بجٹ کی بات کرتے ہیں ہم جو ہیں resources کی تقسیم کی بات کرتے ہیں پوری دنیا میں اس وقت جو جنگ چھڑی ہے وہ resources وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے ہے اور وہی چیز جو ہے ہم بھی یہاں پر بھگتے رہے ہیں اگر ہم دیکھ لیں بلوچستان کے حوالے سے میں خاص کر بات کرونگی، اس وقت ہمارے مختلف صوبوں میں جو ہماری شورش ہے ایک جو بد اعتمادی ہے اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو ہمارے policy makers ہیں، جو سو کال جو ہیں اس ملک کو چلانے کے دعویدار رہے ہیں اور جو حکمرانی کرتے رہے ہیں مسلسل تو اتر کے ساتھ یہ سارا گناہ جو ہے اُن کے سر ہے کہ اُنہوں نے اپنے بھائیوں کو ناراض کیا۔ یہاں پر یہ بات میں ضرور کہوں گی کہ ہم جو کہتے ہیں کہ جی سارے وسائل ہمارے پنجاب لے جا رہے ہیں، میڈم اسپیکر! اس کی تصحیح کرنے کی ضرورت ہے، آج بھی ہم اگر پنجاب کے interior میں جاتے ہیں تو پنجاب کا عام ہاری ہے، کسان ہے اُس کی life جو ہے ہم سے زیادہ بدتر ہے۔ یہ ضرور کہاں جاسکتا ہے کہ اس ملک کو چلانے کے جو علمبردار ہے چونکہ اُن کا تعلق جو ہے اُس مخصوص صوبے سے ہیں وہ پنجاب کے عوام کے فلاح و بہبود کیلئے کم بلکہ ایک مخصوص آفسر شاہی کہیں یا مخصوص حکمران شاہی کہیں یا مخصوص طبقہ کہیں اُن کے مفادات کا تحفظ جو ہیں زیادہ ہو رہا ہے۔ اور اُس میں جو ہے ہم قصور وار ٹھہراتے ہیں کہ جی۔ اور اُس میں میرے

خیال میں ہمیں اس چیز کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اب تک ہم کھلواڑ جو ہے وہ کرتے رہے ہیں کہ جی آبادی کی بنیاد پر آبادی کی بنیاد پر۔ جب پنجاب جو ہے آبادی میں سب سے بڑا صوبہ ہے اُس کی آبادی کو جو ہے ریلیف نہیں مل رہا ہے تو پھر ہمیں اس فارمولے کو change کرنے کی ضرورت ہے، ہمارے بھائی بھی ناراض ہے اور رجن کے نام پر یہ resources جارہے ہیں وہاں کے لوگوں کو بھی relief نہیں مل رہا ہے میرے خیال میں اس فارمولے کو change ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہم ایک بیلنس اور متوازن جو ہے سب کے ساتھ treat جو کر سکیں چاروں صوبوں کے عوام کے ساتھ۔ میڈم اسپیکر! یہاں پر میں سمجھتی ہوں کہ حکمرانی کی خواہش کرنا اور ان سیٹوں پر آ کے بیٹھنا بڑا آسان ہے، لیکن میں یہاں پر آپ کو یہ بات بتاؤ کہ جو بھی زی شعور اور باضمیر بندہ ان سیٹوں پر آ کے بیٹھتا ہے میڈم اسپیکر! ان سیٹوں کا جو تقدس ہے اور جو ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے تو کوئی باضمیر بندہ رات کو change سے نہیں سوتا ہوگا کہ جو اُس پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میڈم اسپیکر! حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ ایک کُتا بھی اگر میرے دور حکومت میں بھوکا سوائے تو اُس کی ساری ذمہ داری میرے اوپر آتی ہے تو ہم اگر دیکھیں ہمارے ہاں، ہم اگر اپنے صوبے کو دیکھ لیں کتنے لوگ ہیں، کتنے انسان ہیں جو کہ بھوکا سوتے ہیں، کتنے لوگ ہیں جو کہ shelter less کھولے آسمان تلے زندگی بسر کر رہے ہیں، کتنے ہمارے بچے ہیں جو کہ پتی دھوپ میں ننگے پاؤں زندگی گزار رہے ہیں، کتنی ہمارے خواتین ہیں جو کہ ایندھن کی صورت نہ ہونے کی وجہ سے کلومیٹر کا سفر طے کر کے وہ لکڑیاں چن کے لاتے ہیں، کتنے لوگ ہیں جو کہ پینے کے پانی کیلئے ترس رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ صرف خواہش رکھنا مسئلہ کا حل نہیں ہے یہاں پر بیٹھ کے صرف اپنی اولادوں کیلئے ہی سوچنا مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ ہم یہاں پر عوام کے حقوق کے ضامن ہے اُن کے تحفظ کا ضامن ہے ہمیں اُن لائنز پر سوچنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے عوام کو ریلیف دینے کی ضرورت ہے یہ اُس وقت ہوگا جب ہم welfare activities، جب ہم عوام کی فلاح و بہبود کیلئے سوچیں گے اُس کو utilize کریں گے جب ہم دوسرے کے بچے کو اپنا بچہ سمجھیں گے اور دوسرے کے بھائی کو اپنا بھائی سمجھیں گے جب ہم عوام کے real نمائندے اپنے آپ کو سمجھیں گے تب یہ ممکن ہے otherwise میں سمجھتی ہوں کہ پچھلے 65 سالوں سے ہماری عوام جس طرح سے سفر کرتی آئی ہے اس طرح کے کئی بجٹ پیش ہوتے رہیں گے اور کئی منصوبے آتے رہیں گے لیکن ہم اُن کو ریلیف دینے میں کامیاب نہیں ہونگے۔ میڈم اسپیکر! میں no doubt جو بجٹ ہے یہ عوام کے ٹیکسوں کا سرمایہ ہے اُس کو ہم collect کر کے پھر عوام کے فلاح و بہبود کے لئے ہم plane کرتے ہیں تاکہ جو بھی اُن کے مسائل ہیں، مشکلات ہیں اُن کو جو ہے ہم solve کر سکیں۔

میڈیم اسپیکر! بجٹ کے جو main elements ہیں جو میں سمجھتی ہوں اُس میں جو reflection ہونا چاہیے ایک تو reflection یہ ہے کہ جو سوشل سروسز ہے جو کہ بنیادی ذمہ داری ہے ایک اسٹیٹ کی اور رگورنمنٹ کی، ہماری جو constitution ہے آرٹیکل 8 سے لیکر 28 تک وہ بنیادی سہولیات کی بات کرتا ہے، بنیادی سہولیات کے تحفظ کی بات کرتا ہے، جس میں پینے کا پانی ہے، تعلیم ہے، صحت ہے، روزگار ہے ان سب کی انشورنس کی بات کرتا ہے social services کا reflection کا بجٹ میں ہونا بہت ضروری ہے، دوسرے جو ہم بات کریں infrastructure کی ڈویلپمنٹ، تیسرا اُس میں main element ہے وہ jobs دینا اور job کی opportunities پیدا کرنا اور human resource develop کرنا، ظاہر ہے مطلب کوئی بھی دنیا کوئی بھی state جو ہے اُس کی اتنی capacity نہیں ہوتی کہ وہ سارے اپنے عوام کو سرکاری jobs دیں۔ لیکن job opportunities پیدا کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے اس میں جو ہے ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ productive sector پر ہم نے کتنا سوچا ہے، اُس میں ہم نے بجٹ میں کتنا allocation کی ہے کہ جس سے جو ہے job کی opportunities پیدا ہو، جس سے یہ ہے کہ لوگ زمینداری کی طرف مائل ہو، جس سے یہ ہے کہ ہمارا لائیو سٹاک boast up ہو اور جو ہمارے موجودہ وسائل ہیں اُنہیں بہتری آئے اور economically حوالے سے ہم لوگوں کو relief دے سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیم اسپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ بجٹ کی ایک event کے طور پر اس کو نہیں لینا چاہیے، بد قسمتی یہ رہی ہے کہ یہ ابھی ہمارا چوتھا سال ہے اور میں CM صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس ایوان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ چوتھے سال کا بجٹ جو ہم نے پیش کیا ہے، اور یہاں پر میں ایک اہم بات میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس ملک کے جو political parties ہیں اور جو political قیادت ہے یہ سہرا اُن کے سر پر بھی جاتا ہے کہ external اور internal لاکھ لاکھ threat کے باوجود اُنہوں نے جمہوریت کو جمہوریت کے سفر کو اور اس کو نقصان دینے سے بچھایا ہے no doubt یہ ایک بڑا کریڈٹ ہے اور history میں پہلی مرتبہ پولیٹیکل پارٹیز ہیں اُن کا جو consensus اور وہ same page پر رہے ہیں جمہوریت کو بچھانے کے حوالے سے، لیکن میڈیم اسپیکر! میں یہاں پر یہ بات ضرور کہوں گی کہ جن duties کو ہم لیکر آئے ہیں اور جس طرح سے ہم نے عوام کو ریلیف دینے کا جو بیڑا اٹھایا ہے وہ بد قسمتی سے شاید اُس میں بہت زیادہ کمیوں اور کمزوریاں اور کوتاہیاں رہی ہیں، میڈیم اسپیکر! بجٹ ایک بہت اہم process ہوا کرتا ہے یہ ایک event نہیں ہے بد قسمتی سے یہ ہے کہ ایک تو اب تک جو ہم دوسروں کے ہاتھوں کھیلتے رہے ہیں اُس سے حاصل ہونے والا جو سرمایہ ہے وہ بھی

miss use ہوا ہے اور internally جو یہاں پر اپنے resources ہیں وہ بھی miss utilization کا شکار رہے ہیں ایک تو یہ ہے کہ overall اس ملک کے اندر بات ہوئی کل مردم شماری کی no doubt یہ ایک اچھا نہیں ہے کسی بھی ملک کیلئے جب آپ کے پاس اعداد و شمار ہی نہیں ہے تو کن بنیادوں پر آپ جو پلاننگ کر رہے ہیں لیکن یہ ہے کہ جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ بھی ان inefficiency کا شکار ہے۔ میڈم اسپیکر! اگر آج میں یہاں پر بات کر رہی ہوں پی اینڈ ڈی ڈی پارٹمنٹ کی پلاننگ اینڈ ویلپمنٹ یہ ایک بہت بڑا جو ہے ادارہ ہے جس کی ذمہ داری ہے منصوبہ سازی کرنا اور ڈیولپمنٹ کرنا اور development کے کاموں کو دیکھنا، لیکن بد قسمتی یہ رہی ہے کہ بجٹ جو اتنا اہم process ہے اس کو ہم ایک activity کے طور پر دیکھتے ہیں جون کا مہنہ آتا ہے اُس میں 8, 10 دن یا ایک ہفتہ دے کے کہ جی بجٹ بن رہا ہے، ہلہ دوڑی میں ہم بجٹ بناتے ہیں اور لا کے پیش کرتے ہیں، proper طریقے سے جو میکانزم ہمیں adopt کرنے کی ضرورت ہے پورا سال جو ہم نے عوام کو مختلف ترجیحات میں ہم نے شامل کیا، عوام کی ownership کو ہم اس میں insure کیا پھر جب ہم اسکیمیں لے کر جاتے ہیں پبلک میں تو لوگ اس کو disown کرتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ نے جو پلاننگ کا عمل ہے اُس میں عوام کو شامل ہی نہیں کیا ہے، اُس کی ownership ہی نہیں آئی ہے اُنہوں نے اپنی ترجیحات set نہیں کی ہے اُس میں مخصوص کچھ لوگ ہوتے ہیں جلدی جلدی میں ترجیحات set کرتے ہیں تو اس میں جو دیکھنے کی ضرورت ہیں میڈم اسپیکر! تھوڑا سا میں آپ کا ٹائم لوگی، کہ ہمیں جو ہے پلاننگ کے حوالے سے عوام کو onboard لینے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت اچھی اسکیمیں جو اس بجٹ میں دیکھنے کو ملی ہے خاص طور پر پانی کے حوالے سے کوئٹہ کے ٹرانسپورٹ کے حوالے سے اللہ کریں جو CM صاحب نے plane کی ہے اُسی طرح سے اُس کی execution بھی ہو اور timely اسکی implementation بھی ہوتا کہ ہم عوام کو ریلیف دے سکیں، میڈم اسپیکر! بد قسمتی یہ رہی ہے کہ جیسی ابھی پٹ فیڈر سے کوئٹہ جو پانی کا منصوبہ ہے بہت اچھا منصوبہ ہے اس میں CM صاحب کو صرف یہ کہوں کہ CM صاحب ہمارے ماضی میں اس طرح کے بہت سی اسکیمیں جیسے یہ ہیں کہ کوئٹہ گریڈ واٹر سپلائی اسکیم، پہلے اُس میں 7 allocation ارب تھی اور 7 ارب سے پھر 17 ارب، پھر 17 سے 27 ارب، اب تک اُس گریڈ واٹر سپلائی اسکیم سے لوگوں کو فائدہ نہیں ملا۔ اسی طرح سے کچی واٹر سپلائی اسکیم ہے جو کہ ڈیرہ مراد سے بھاگ تک لوگوں کو پانی دینا تھا 60, 70 کلومیٹر فاصلہ بنتا ہے آج تک کروڑوں روپے مختص کرنے کے باوجود بھاگ کے لوگوں کو ہم پانی نہیں دے سکتے ہیں۔ کچی کینال میں وہ جو کروڑوں روپے مختص کئے آج تک وہ منصوبہ

جو ہے وہی کا وہی ہے۔ تو ڈر اور خوف اور خدشہ اپنی جگہ پر لیکن ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اپنی ٹیم کے ساتھ اسکی implementation کو ضرور جو ہے اُس کو on time کرینگے اور ساتھ ساتھ آج نصیر آباد میں اسی پانی کی وجہ سے hepatitis کے مریض جو ہیں سب سے زیادہ اسی پانی کی وجہ سے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں، تو خدشہ یہ ہے کہ کہیں ہم اس پانی کو ہیفائٹس سمیت ہی نہ لیکر آئے کوئٹہ اسکی تدارک کیلئے ہمیں کام کرنی کی ضرورت ہے تاکہ ہم صاف پانی لوگوں کو دے سکیں۔

میڈم اسپیکر:- یاسمین صاحبہ please آپ تشریف رکھیں۔ please تشریف رکھیں آپ۔ آپ کی کافی لمبی تقریر ہو گئی ہے اور speakers بھی ہیں۔ last point ہے۔

یاسمین لہڑی:- میڈم اسپیکر! میں یہاں پر ایک اہم بات کرنا چاہوں گی، non Development کے حوالے سے، میڈم اسپیکر! سارے جو اُس کے victim ہے۔ میڈم اسپیکر! آپ اگر مجھے صرف دو منٹ دینگے۔ non development پر میں اگر نہیں بات کرونگی تو یہ زیادتی ہوگی میڈم اسپیکر! بہت بڑا المیہ ہے کہ ہمارے 2002ء سے لیکر آج ہم 2016ء میں بیٹھے ہوئے ہیں وہی non going اسکیمیں 15 سالوں تک چل رہی ہیں ہم کس کیلئے اسکیم بنا رہے ہیں کس کے لئے ریلیف دینے کیلئے اسکیم بنا رہے ہیں میڈم اسپیکر! یہ جو ہے ہمارا beneficiary عوام ہیں یا ہمارا beneficiary جو ہے چند آفیسرز ہیں یا جو identify کرنے والے چند افراد ہیں جو کہ اپنے جو benefit اور کمیشن کے وجہ سے مستفید ہوتے آرہے ہیں اور ongoing کے نام سے اسکیمیں۔ میڈم اسپیکر! اسمیں یہ ہے کہ اگر ہمارے beneficiary عوام ہوگا تو ہمارے on going اسکیمیں اتنے نہیں آئیں گے۔ on going اسکیموں میں بہت سارے ایسے اسکیمیں ہیں جس کا نہ سر ہے نہ پیر نہ جو ہے مطلب پہلے documents میں نظر آتی ہے۔ اچانک اچانک نمودار ہوتی ہے جیسے یہ ہے کہ بالکل نہ سر نہ پیر نہ ماں اور نہ باپ xxx xxx کی طرح اچانک ongoing اسکیم book کا حصہ بنتے ہیں۔

میڈم اسپیکر:- غیر پارلیمانی الفاظ حذب کئے جائیں۔

یاسمین لہڑی:- میڈم اسپیکر! اس کو condemn کرنے کی ضرورت ہے کہ on going کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی اسکیم شروع ہوئی ہے وہ complete نہیں ہے تو آپ اُس کو رکھے لیکن یہاں پر کوئی اسکیم شروع ہوئی ہی نہیں ہے اچانک آپ کے book میں on going کے نام سے آجاتا ہے تو اس کو میرے خیال میں دیکھنے کی ضرورت ہے تب جو میرے خیال میں اپنے لوگوں کے ساتھ انصاف کر سکیں گے میڈم اسپیکر! آپ بھی

اس وقت انصاف نہیں کر رہی ہیں کسی کو 20 منٹ دے رہی ہو اور کسی کو 10 منٹ۔۔۔۔

میڈم اسپیکر:- thank you please please ہمارے پارلیمانی لیڈر کیلئے 15 منٹ، آپ کو already 15 minute دے چکی ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

یاسمین لہڑی:- بہر حال میں مبارکباد پیش کرتی ہوں CM صاحب کو اور اُمید کرتی ہوں کہ بجٹ کی جو implementation ہیں اُس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور last but not least میڈم اسپیکر! اس وقت جو چار سالوں سے میرا جو experience ہے، ہمارا جو بجٹ ہے ہمارا جو کام ہے وہ سارا کمیشن اور کرپشن کے نظر ہو رہے ہیں 30% سے 40% جو حصہ کلرک سے لیکر ہمارے چیف سیکرٹری صاحب جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے نام تک جو ہے لوگ استعمال کر کے پیسے لے رہے ہیں کہ جی۔ ابھی جو مشتاق رائیسانی ہے اُنہوں نے تو بھی کہ acceptance کے پیسے? what is the acceptance? میڈم اسپیکر! اگر جو مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ ان چیزوں میں کسی کو نہیں پتہ کہ بوتل کی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں اس کو میرے خیال میں۔۔۔۔

میڈم اسپیکر:- نام نہیں لے سکتے ہیں آپ۔

یاسمین لہڑی:- ہمارے بہت ایسے honest ministers ہیں میں دعوے سے کہتی ہوں کہ اُن کو کوئی ایک روپے تکہ جو نہیں ملتا ہے لیکن اُن کا نام استعمال ضرور کیا جا رہا ہے کہ جی acceptance کے پیسے ہیں یہ چیف سیکرٹری اور منسٹر تک جا رہے ہیں تو ان کو صاف ہونے کی ضرورت ہے کہ وہ کون لے رہے ہیں ہمارے نام پر اُس کو legalize یا تو کر لیں یا کوئی جو آپ حکمت عملی تیار کریں تاکہ ہمارے resources miss utilize۔۔۔۔

میڈم اسپیکر:- please آپ اس طرح سے نام نہ لے، لہڑی صاحبہ آپ جذباتی ہو گئی۔ میں نے پہلے بھی بولا، باقی ممبران کو بھی کہوں گی دیکھیں ہر ایک کی ایک respect ہے، chief secretary کا آپ نام لے رہی ہیں، باقیوں کا آپ لے رہی ہیں نام آپ نہ لیں۔ آپ ایک general discussion کر سکتی ہیں لیکن اس طرح سے آپ کو اچھا نہیں لگتا، مناسب نہیں ہے۔ یہ الفاظ حذف کر دیئے جائیں۔

میڈم اسپیکر:- کشور جنگ صاحبہ آپ پلیز تشریف رکھیں۔ secon last speech of the session today اُس کے بعد last speech ہوگی وہ نواب صاحب کریں گے۔ جی زیارتوال صاحب فلور آپ کو دیتی ہوں۔ حسنی صاحبہ نہیں sorry آپ لوگوں نے پہلے نام نہیں بھیجے، جی زیارتوال

صاحب۔ جنگ صاحبہ آپ کو بعد میں ٹائم دوں گی، پھر آپ لوگ گلا کرتے ہیں کہ سیشن جو ہے ہمارا وہ ہو گیا، میں تمام ممبران سے یہ کہہ رہی تھی لیکن انھوں نے last day اپنے نام دیئے۔ جی زیارتوال صاحب floor is with you, بیس منٹ آپ کے کاٹیں گے جو آپ نے ان لوگوں کو دیئے۔

عبدالرحیم زیارتوال (وزیر محکمہ تعلیم):۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم، میڈم اسپیکر! میں سب سے پہلے نواب صاحب، اُسکی & planning core committee, development department, finance department, اور چیف سیکریٹری صاحب، میں ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان سب نے نہایت کٹھن مشکل کام کو جو بجٹ ہوا کرتا ہے اُس کو مرتب کیا ہے۔ میڈم اسپیکر! بجٹ پر بحث کو میں تھوڑا تاریخ کے تناظر میں بات شروع کروں گا کہ سن 70ء کی انتخابات کے نتائج کو تسلیم نہ کرنا سنگین ترین غلطی تھی پھر اُس کے بعد 77ء میں ضیاء الحق کی مارشل لاء اور پھر جنرل مشرف کی مارشل لاء یہ تمام چیزیں آپ کی ہائی کورٹ رد سپریم کورٹ رد کر چکی ہے کہ یہ تمام کے تمام اقدامات غلط تھے میں یہاں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ ہمارے اُن اکابرین کو جنہوں نے ان کے لیے تیس تیس سال زندانوں میں گزاریں اُن کی روح کو سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے تسکین ہوئی ہوگی۔ جس میں خان شہید ہمارے صوبے کے سرفہرست تھے۔ میڈم اسپیکر میں اس پر آتا ہوں کہ آج جو سیاسی صورت حال ہے صوبے کے حوالے سے میڈم اسپیکر ہم جب گورنمنٹ میں آئے ہماری فورس جس پر ہم انحصار کر رہے تھے پولیس وہ demoralize تھا۔ ہمارے ادارے تباہ ہو چکے تھے۔ ہم نے دوبارہ سے اپنی جو صوبائی فورس ہے پولیس لیویز اُس کو دوبارہ سے حوصلہ دیا اور اُن کے زریعے سے بد امنی کا شکار صوبہ اُس میں کم از کم اُس کی بڑی بڑی شاہرائے وہ معفوظ ہو گئی۔ اور کوئٹہ شہر جو سرشام بند ہو جاتا تھا اُس میں دوبارہ رونقیں آئی اگرچہ اُس میں بہت سا کام کرنا باقی ہے وہ انشاء اللہ و تعالیٰ ہم کرتے رہیں گے اور اُس میں ہماری law and enforcement agencies کی صوبائی گورنمنٹ اُس وقت ڈاکٹر صاحب تھے نواب ثناء اللہ صاحب ہے ہماری تمام کاوشیں ہماری تمام supports ہماری law and enforcement agencies کے ساتھ ہے امن کے لیے۔ اور اُن کی جو ذمہ داریاں ہیں اُن کو نبانے کے لیے۔ ہم اُن کے ساتھ ہوں گے یہ حکومت اُن کو مکمل support کرے گی۔ اور اُن کی جو بھی ضرورتیں رہی ہیں۔ ہم نے سب کچھ کو چھوڑ کے priority پر وہ ضرورتیں پوری کی ہے۔ آج ہم ایک بجٹ پیش کر چکے ہیں۔ اب بجٹ پر آنے سے پہلے میں کچھ اور بھی گزارشات رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وفاق کی طرف سے آج بھی نظر اندازی، وفاق

نے ہمیں دوست نے گیلو صاحب نے شروع کیا تھا 1972ء سے 15 کروڑ کی بجٹ سے ہم شروع ہوئے تھے۔ 15 کروڑ کی بجٹ 26 سال کے بعد اُس سے پہلے پھر اندھیرا ہے۔ ہمارا کھانا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور جب پہلی گورنمنٹ بنی ہے اُس کا جو بجٹ ہے۔ آپ جو کہتے ہیں کہ پاکستان کا آدھا ہے ہمارا صوبہ اب 15 کروڑ سے آپ شروع کریں گے اگر کوئی calculator اٹھالے اور اُن سب کو آج تک جمع کرے۔ یہ پیسے ہماری اس سال کی پنجاب کی جو بجٹ ہے اُس سے کم ہونگے اور رقبہ یہ ہو وسیع ہو قدرت کی خزانوں سے بھرا ہو اور حالت آپ کی یہ ہو۔ تو اس صورت میں آپ کا یہ صوبہ نہ میں نہ اپوزیشن کا کوئی آدمی نہ کوئی اور معجزانہ طریقے سے اُس کو ترقی کے راہ پر گامزن نہیں کر سکتا۔ اور ہم نے جو چیزیں رکھی ہے۔ ہمارا یہ صوبہ رقبہ کے لحاظ سے جو اتنا بڑا ہے اُس کو میں یا کوئی اور معجزانہ طریقے سے ترقی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتا، اور ہم نے جو چیزیں رکھی ہیں میڈیم اسپیکر آپ کو یاد ہے، آپ کے سامنے قرارداد آئی تھی، NFC award late پر کہ NFC award کر دیا ہے، NFC award late ہونی کی جو جو بات ہے اس میں ہم رکاوٹ نہیں ہے، اور NFC کو وقت پر ملے ہونا چاہئے تھے، جو کہ ملے نہیں ہوا ہے، تو ہمارا حق بنتا ہے، ایک غریب صوبے کے ناطے پسماندگی غربت رقبہ یہ تمام چیزیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمیں مرکز سے فنڈ ملنے چاہئے، اور وہ قرارداد ایک معنی میں بے اثر ہو کے رہے گی اس پر کچھ نہیں ہوا، اس کے علاوہ میں پھر یہ کہنا چاہتے ہوں، کہ مرکز کو ہم نے شروع دن سے یہ کہا تھا، کہ باقی چیزوں کو ہم ٹھیک کرنے جا رہے ہیں، لیکن ایک گزارش ہم نے کی تھی وزیراعظم صاحب کی تھی، کہ صوبے کو باقی چیزوں کے ساتھ ساتھ وہ ہم کرنے جا رہے ہیں، اگر آپ اس کی مدد کریں گے، اس کو زیادہ فنڈ دینگے، تو صوبہ ترقی کے راہ پر گامزن ہو سکے گا، جو کہ آج تک ہم ساتھ نہیں ہوا ہے، اور پھر صوبے کی جو government ہے، اور اس کی جو ترجیحات رہی ہیں، وہ پھر آپ کے سامنے ہے میں پھر آؤں گا بات کروں گا۔ اس کے علاوہ میڈیم اسپیکر صاحبہ! میں نواب ثناء اللہ صاحب، Leader of the House بیٹھے ہیں، آپ کی توسط سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہاں اسمبلی میں تحریک التواء یا قرارداد لے آئے تھے، نادرا کے خلاف۔ اور نادرا ہمارے شناختی کارڈ میں رکاوٹ ڈال رہا تھا۔ اور نادرا کے G.M. نے دوسرے دن، تیسرے دن ہم لوگوں کے نام letter میں لکھ کر کے بھجوائے۔ میں ذاتی طور پر اپنی اس وزارت میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ انکو ٹیلیفون کر چکا ہوں اور وہ بھی ذاتی گھر کے خاندان کی شناختی کارڈ کے حوالے سے۔ البتہ یہ ہمارا مطالبہ رہا ہے، ہم ایک نہیں بیسیوں مرتبہ اسلام آباد میں جا کے ملے ہیں اُن سے وفد کی شکل میں ملے ہیں اور ملک کی شناختی کارڈ کیلئے جو قوانین ہیں اُن قوانین کو ہمارے پشتون علاقوں میں رائج کیا جائے۔ صوبہ کی اس صوبہ کی پشتون علاقوں میں۔

شناختی کارڈ اہم دستاویز ہیں۔ ہمیں چاہیے یہ دستاویز۔ اس دستاویز کے بغیر ہم ملک میں گھوم پھر نہیں سکتے ہیں گھر سے نہیں نکل سکتے ہیں۔ اور اس دستاویز میں رکاوٹیں کھڑی کرنا اور اس بنیاد پر اُسکا یہ letter، فیڈرل کی ایک ادارے کی حیثیت سے اُسکا نوٹس نہ لینا، مجھے افسوس ہے، دُکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے۔ کہ کیا ہم اس ایوان میں چیزوں کو زیر بحث نہیں لائیں گے؟ کیا ہمارے پاس کوئی دوسری جگہ ہے؟ کیا ہم یہ چیزیں کہیں اور debate کریں گے؟ ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کے سامنے اور آپ کے سامنے یہ debate کی تھی اور سب نے ایک قرارداد pass کی تھی۔ کیا ہم اس سے دستبردار ہونگے؟ کیا پرانے جو چلا گیا وہ ہمیں دستبردار کرا سکیں گے never۔ کبھی بھی نہیں۔ یہ ہمارا حق ہے ہم اس صوبہ میں رہ رہے ہیں اُس نے ہمیں یہ شناختی کارڈ دینا ہے۔ دوسری بات جو کچھ ہوا ہے ماضی میں اس ڈیپارٹمنٹ میں، اُسکے ذمہ وار وہ خود ہیں۔ میں اُسکی ذمہ دار نہیں ہوں۔ جس نے کیا ہے، جس طریقے سے ہوا ہے رشوت سے ہوا ہے، سفارش سے ہوا ہے، کس کے کہنے پر ہوا ہے، کس کا بنایا ہے، یہ اُسکا مسئلہ ہے۔ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ میں اس صوبہ کی باسی کی حیثیت سے اپنا شناختی کارڈ بناؤں گا بھی، لوں گا بھی، جاؤں گا بھی اور جو ناجائز رکاوٹیں ہیں اُنکو دور کرنے کی کوشش بھی کرونگا۔ اور آپکی تمام سیاسی پارٹیاں اس پر متفق ہیں۔ لیکن اُسکا notice نہیں لیا گیا۔ مجھے دُکھ ہے مجھے افسوس ہے کہ میں خود اس پر بول رہا ہوں اس پر ہمارے دوستوں کو بولنا چاہیے اور سوشل میڈیا میں اس بات کو کتنا اُچھا لایا گیا۔ اور شاید خیال یہ ہے ”کہ یہ اس سے دب جائیں گے، گھر میں گھس جائیں گے“ never۔ ہم نے چادر اوڑھنا نہیں ہے۔ چادر کا احترام ہم نے کرنی ہے۔ لیکن خود مرنے کی حیثیت سے چادر اوڑھ کے گھر میں نہیں بیٹھیں گے۔

میڈم اسپیکر:- اس پر میں آپکو یہ بتا دوں کہ یہاں سے letter گیا ہے اسمبلی سے اور اُنکو کہا گیا ہے کہ

آپ اسمبلی کے chamber میں آ کے اسکی explanation دیں۔

وزیر تعلیم:- تو نہیں آیا۔ ہم نے یہی بولا، یہ فیصلہ تو ہوا تھا۔

میڈم اسپیکر:- جی! نہیں آئے، انہوں نے کچھ اور reasons دیئے۔

وزیر تعلیم:- آپ دوبارہ اُنکو خط لکھیں۔ ہم اسمبلی اراکین ہیں۔

میڈم اسپیکر:- ہم نے دوبارہ لکھا ہے۔

وزیر تعلیم:- بالکل آپ اُنکو خط لکھیں۔ اُنکو بلائیں، خود وہ آدمی آ جائے کہ کس بنیاد پر اور کس نے کیا

ہے؟ میڈم اسپیکر! میں آگے چلتا ہوں وقت کم ہے نواب صاحب کی speech ہے وہ conclude

کریں گے۔ پھر اس کے علاوہ میڈم اسپیکر corridor کی بات ہے، ہماری دوستوں نے یہاں پر بات رکھی ہے

corridor، گودارٹو کا شغرفر گودار کہا ہے، اور اس کا natural root مغربی روٹ ہے، گودارٹو کا شغرفر گودار میں کیا ہوا ہے، گودار ائیر پورٹ بنا ہے، گودار کے پانی کے لیے پیسے رکھے گئے ہیں، مغربی روڈ کے لیے پیسے رکھے ہیں، اور eastern route کے لیے رکھے ہیں، ریلوے کے لیے رکھے ہیں، اور سب corridors کے لیے رکھے ہیں، اکنامک زون کے لیے اور صنعتی زون کے لیے کسی کے ایک آنہ ایک ٹکا کسی بھی کا غڈ پر نہیں لکھا ہوا ہے، ہم کیسے اطمینان کریں گے، ہماری اطمینان جو natural root ہے، جو shortcut route ہے اور وہ اس کو پسند کرتے ہیں، اس کے ساتھ یہ سلوک ہم حق بجانب ہے، ہم بولیں گے ہم کہیں گے، میں دو کمیٹیوں میں گیا ہوں، مشاہدہ حسین صاحب کی کمیٹی میں اور تاج حیدر صاحب کی کمیٹی میں، میں نے یہ باتیں رکھی ہے کہ ہمیں بتائے احسن اقبال صاحب بیٹھے تھے کہ ہمیں بتائے کہ انہوں نے اس گودار کو یہ ہمارے جو راستے میں آتے ہیں، اس کو develop کرنے کے لیے کہا پر کون سے پیسے رکھے ہیں، تو میڈم اسپیکر میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں، کہ یہ نظر اندازی خود اس ملک کے حق میں نہیں ہے، یہ جو بھی کر رہا ہے جس طریقے سے کر رہا ہے، اس کو stop ہونا چاہئے، اس کو ختم کرنا چاہئے اور مغربی corridor کو ترجیحی بنیاد پر اس کے لیے فنڈ مختص کیا جائے، اور گودار کو develop کیا جائے، وہاں کے باسی ہیں، خدا نے ان کو جو زمین دی ہے، وہ ان کے مالک ہیں، ان کے ساتھ مالک جیسا سلوک ہوں، اس کے لیے پانی ہوں اس کے لیے ائیر پورٹ ہو، اگر کسی نے بنانا ہے آگے جانا ہے، پھر یہ جو صوبے ہیں اس کا حق بنتا ہے، اس کو بنانے کے لیے اس میں ہم نہ کوئی دوسری بہانہ مانگتے ہیں، نہ کسی کا یہ بہانہ سنتے ہیں، اس کو ختم ہونا چاہئے، اور پھر اس کے علاوہ میڈم اسپیکر میں آپ کی توسط سے آج یہ بھی بتانا چاہتا ہوں، کہ ہمارا صوبہ اس کی یہ بجٹ اور ہمارے وسائل جو قدرت نے ہمیں دیئے ہیں، ہمارا پانی ہماری manners ہماری لائف اسٹاک ہماری forestry اور اس کے علاوہ forestry کے علاوہ جو آپ کے پاس دوسری تیسری چیزیں ہیں اس پر ہم بات کریں گے، پہلے میں لیتا ہوں صنعت کو جب کو چھوڑ کے پورے صوبے میں جو انگریز کے بنانے ہوئے کارخانے تھے، وہ بند ہو گئے، اب ہمارے دوست بات کرتے ہیں کہ tax collection، tax collection جب آپ کی صنعت ہوگی، آپ کی پیداوار ہوگی، آپ آمدنی ہوگی آپ کے پاس پیسے آئیں گے، مجھے معلوم ہے کہ جس وقت ہم 2002ء اسمبلی میں آئے تھے، ہماری ٹوٹل آمدن 05 کروڑ تھی، اور ہمارا جو بجٹ تھا، خصوصاً development جو بجٹ تھا، مولانا واسع صاحب اس کے گواہ ہے، وہ اس کے وزیر تھے، planning and development کے مولانا صاحب کو معلوم ہے کہ چار ارب تین ارب ہماری PSDP ہوا کرتا تھا، اور وہ

سارا خسارے کا ہوا کرتا تھا، پھر ہم نے اس وقت مولانا صاحب والوں کی حکومت تھی، انہوں اسٹیٹ بینک سے قرضے لے کر کے ہماری اس کو PSDP کو چلاتے رہے ہیں، تو کیا اس طریقے سے یہ ٹھیک ہو سکتا ہے، اور ہمارے پاس یہ سب کچھ ہے، تو صنعت میں ہم مکمل طور پر ہم نظر انداز ہے۔ صنعت کے علاوہ mines میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں، اور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور فیڈرل سے گزارش یہ کرتا ہوں کہ آج بھی ہم گھنٹی اور پیپلے سے آگے نہیں گئے، لوہے کو گھنٹی سے کاٹنا انسانی تو ہیں ہے انسانیت کی تو ہیں ہے۔ لیکن ہم اس تمام تو ہیں کے ساتھ ساتھ اپنے کاموں پر جاتے ہیں، اور مزدوروں کو مجبور کرتے ہیں نان نفقہ پیٹ کی آگ بھجانے کے لیے ہم اس پر جا رہے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ آپ کے پاس لائیو سٹاک میں نیچرل بارش اور اس میں لائیو سٹاک میں بہت بڑی گنجائش ہے، ہم کر سکتے ہیں ہمارے مختلف ضلع ہے، جس میں اس چیز کو فارغ دیا جا سکتا ہے، آپ صوبے کی اکنامی کو لائیو سٹاک پر رکھ کے جہاں پہنچانا چاہیے میں گارنٹی کے ساتھ کہوں وہاں پہنچا سکتے ہیں۔ آپ کی forestry ایسی ہے، آپ کا صوبہ ملک کا آدھا حصہ ہے، آپ کے ساتھ ہر کوئی کر سکتا ہے فیڈرل ہماری مدد کریں، آپ اپنی forestry کو بڑھا سکتے ہیں۔ آپ اپنے بارش کو زیادہ کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس یہ تمام چیزیں ہیں لیکن اس پر کسی نے کوئی توجہ نہیں دی۔ اب یہ چیزیں ہیں، نواب صاحب بیٹھے ہیں، ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔ اب ہم ایک ایسی حالت میں ہیں کہ ہمارا headquarter خصوصاً کوئٹہ تباہ ہے۔ ہمارے پاس سیلابی پانی ہے ہمارے پاس تقریباً 3 کڑو ڈالیکڑ زمین پڑی ہے، فیڈریشن سے یہ ہماری گزارش ہے کہ اس پر توجہ دے۔ اور ساتھ ہی ساتھ میں اب اُس پر آتا ہوں نواب صاحب بیٹھے ہیں، ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں، ہمارے پیسے ہیں ہم کسی سے بھیگ نہیں مانگتے ہیں، حب ڈیم کی رائلٹی کے پیسے ہیں وہ ہمیں نہیں مل رہے ہیں۔ باقی جو چیزیں ہیں اُن کے پیسے ہمیں نہیں مل رہے ہیں۔ PPL کے پیسے ہم نے لینے ہیں۔ یہ چیزیں ہم priority پر لے جانا چاہتے ہیں، آپ سب لوگ بیٹھے ہیں ہمیں اس کو لینا ہوگا۔ اب میں گورنمنٹ کے اُس پر آتا ہوں۔ پورے ایوان کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ teachers performance بہت کمزور ہیں۔ اس ایوان کے توسط سے میری یہ request یہ ہوگی منسٹر ایجوکیشن کی حیثیت سے کہ وہ اس کو ٹھیک کرے اپنے Performance کو ٹھیک کرے۔ ہم ایکشن پر جائے گے نواب صاحب کی مدد سے اور ان کے خلاف پھر وہ کریں گے۔ ایک ڈاکٹر ز اور ٹیچرز request ہماری کہ ہم اُن کو دنیا جہاں کے مراعات اُن کو دینے کیلئے تیار ہیں اور ہم نے دیئے ہیں۔ لیکن اسکے باوجود Performance کمزور ہے اس کمزوری کو ختم کرنا ہوگا۔ ہم نے اس گورنمنٹ نے یہ کام کیا ہے کہ بارہ لاکھ بچوں کے بارے میں بتا رہے تھے کہ ہمارے ساتھ

ایڈمٹ ہے یا داخل ہے لیکن Monitoring system کے تحت جو data ہم نکال چکے ہیں۔ اُس میں آٹھ لاکھ 90 ہزار بچے رجسٹرڈ ہیں اور باقی بوگس ہیں۔ اور تقریباً پندرہ ہزار ٹیچرز آپ کے ایسے تھے کہ اُنکی بھی وہ نہیں تقریباً نو ہزار ایسے جسے ہم نکال دیئے ہیں۔ اور ان کے تنخواہیں مکمل طور بند ہے۔ اور ہم مہینہ ڈیڑھ مہینے میں ہم آپ کو بتا سکے گے۔ کہ پندرہ ہزار ٹیچروں نے اپنے کاغذات ہمارے سامنے پیش کرنے ہونگے۔ نہ ہونے کی صورت میں پندرہ ہزار ٹیچرز نو کر یوں سے بے دخل ہونگے یہ ghost تھے۔

میڈم اسپیکر:- زیارتو وال صاحب کافی ٹائم ہو گیا۔

عبدالرحیم زیارتو وال:- میڈم اسپیکر میں آپ کو ایجوکیشن کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ ہم نے تین سال میں 887 پرائمری سکول 426 مڈل سکول 165 ہائی سکول قائم کئے ہیں اپ گریڈ کی ہے بنائے ہیں قائم کی ہیں۔ اور ان کی تمام تعداد 1478 بن رہا ہے تو یہ اس حکومت کی لوگوں کی کارکردگی ہے۔ اس کیلئے یونیورسٹیوں کے حوالے سے ہم اس صوبے میں یونیورسٹیاں قائم کر چکے ہیں اور کالجز کے حوالے سے ہم نے بارہ تیرہ گرنز کالجز جن ضلعوں میں نہیں تھے قائم کئے ہیں اور اس کے علاوہ یونیورسٹیاں گوادر یونیورسٹی، سی یونیورسٹی، لورالائی یونیورسٹی یہ ہم قائم کر چکے ہیں اس کے علاوہ ایک اور یونیورسٹی بھی۔ زرعی کالج کو یونیورسٹی کا درج دے چکے ہیں۔ بولان میڈیکل کو یونیورسٹی کا درج دے چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اس مرتبہ وفاقی بجٹ میں نواب صاحب ہمارے ساتھ ژوب میں یونیورسٹی کیمپس، پشین میں یونیورسٹی کیمپس خضدار یونیورسٹی کیمپس اس کے علاوہ ایک اور یونیورسٹی کیمپس اس مرتبہ منظور کر چکے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ میڈم اسپیکر پانی کیلئے بھی ہمارے کاوشیں ہونگے۔ ہم جائینگے ہم وہ کریں گے۔ اس کے علاوہ جو ہمارے ٹیکنیکل کیڈٹ کالج BRC یہ سب آپ کے سامنے ہیں ان سب میں ہم بہتری لا چکے ہیں۔ اس ایوان کو منسٹر ایجوکیشن کی حیثیت سے تمام دوستوں کو اختیار دیتا ہوں کہ وہ جس علاقے جس تحصیل سے ہے جس حلقے سے منتخب ہوئے ہیں۔ اُس کا ایک فرض ہے اُس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہیلتھ میں اور خصوصاً ایجوکیشن میں اسکولوں میں خود جائیں دیکھے تمام اختیارات اُن کے پاس ہیں مجھے لکھ کر دے میں اس ٹیچر کے خلاف کارروائی کروں گا۔ جو ٹیچر حاضر نہیں ہوگا جو نہیں پڑھائیں گے۔ جو جو کمیاں ہیں میں اس کو بُرا نہیں مناؤں گا۔ اور ہمارے پاس دور دراز علاقے ہیں اس میں مدد کرنے کے لئے اس ہاؤس سے یہ request ہے۔ آخر میں ایک دفعہ پھر نواب صاحب کا اُس کے پورے ٹیم کا core کمیٹی کا ڈیپارٹمنٹوں کا جو بجٹ میں ہماری معاونت اور تعاون کیا ہے اس پر اُن کا مشکور ہوں اُن کا شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اس کے علاوہ جو چیزیں میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا تھا وہ میں رکھ چکا ہوں

اور اُس میں پھر جس جس مدد کی ضرورت ہے وہ ہم کرینگے۔ آخر میں چھوٹی سی گزارش یہ ہے کل جو عالمو میں واقعہ ہوا ہے اُس پر ہمیں دکھ ہمیں افسوس ہے۔ اور ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ سردار صاحب کے اور دوسرے جو لوگ صوبے میں اغوا ہوئے ہیں بیرسٹر امان اللہ صاحب کا قتل ہوا ہے اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اُس پر ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہم ایک اچھے بیرسٹر سے جو ہمارے لاء کالج کو چلارہا تھے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ اور کل جو لوگ مرے ہیں یہ تمام ایوان کی توسط سے میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ ہم اُن کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور جتنی بھی مدد ہماری جانب سے اُن کے علاج کے حوالے سے Compensation کے حوالے سے انسانی جان کو وہ نہیں ہو سکتی ہے۔ ہم گورنمنٹ کے طور پر اُن کے ساتھ یہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اُن خاندانوں کے ساتھ ہم ہیں جنہوں نے یہ کیا ہے ایک دفعہ پھر آپ لوگوں کا مشکور ہوں کہ آپ لوگوں بڑے اور صبر تحمل سے مجھے سنا اور مجھے اپنے رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا۔ شکریہ میڈم اسپیکر:- اب میں نواب ثناء اللہ خان زہری چیف منسٹر بلوچستان قائد ایوان کو 2016-2017ء کے بجٹ مجموعی بحث کو کرنے کی دعوت دیتی ہوں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- میڈم اسپیکر میں یہ چھوٹی تجویز دیتا ہوں۔

میڈم اسپیکر:- جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- لاء کالج کے پرنسپل امان اللہ دوران ڈیوٹی قتل ہوئے شہید ہوئے تھے۔ ہمارے ایک اچھے بیرسٹر تھے میں نواب سے آپ کے توسط سے اُن کے کابینہ کو یہ تجویز دیتا ہوں کہ اگر لاء کالج کو ان کے نام سے منسوب کیا جائے؟

میڈم اسپیکر:- Floor is with Chief Minister

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان):- Thank you Madam Speaker میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بجٹ پر اپنی تجاویز دیں۔ میں تمام بیورو کریسی کا بھی شکر گزار ہوں جن نے بجٹ میں اپنا کردار ادا کیا۔ میں خصوصاً پوزیشن کا بھی اس میں شکریہ ادا کرونگا میڈم اسپیکر کہ انہوں نے اپنا بائیکاٹ ختم کیا اور وہ ہمارے کہنے پر یہاں آئے۔ اور مولانا صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں زمرک صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بڑے تحمل کیساتھ ہمیں سنا اور ہمارے جو ہیں بجٹ تھا اس پر آپ لوگوں نے بحث کی۔ یہ بجٹ ہمارا نہیں ہے یہ بجٹ ہم سب کا ہے۔ اور میں نے کوشش کی ہے کہ اس دفعہ سارے بلوچستان کے جو ترجیحات ہیں ان کو شامل کیا جائے۔ اس پر میں آپ کو تفصیلات بتاؤنگا کہ کہاں کہاں ہم

وہ دیے۔ لیکن ہمارے کچھ مسئلے بھی ہیں مسائل بھی ہیں۔ ہمارے گوکہ رقبے کے لحاظ سے ہم 44% پاکستان کے ہیں لیکن آبادی کے حوالے سے ہم 5% بنتے ہیں۔ جب این ایف سی ایوارڈ ہوتا ہے تو رقبے کو مد نظر نہیں رکھا جاتا ہے اور آبادی کو مد نظر رکھ کے جو ہے وسائل تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے جو ہے ہمارے وسائل جو ہیں وہ ہمیں کم ملتے ہیں۔ لیکن ہمیں مولانا صاحب میں سب کو بتانا چاہتا ہوں ہمیں یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی یہ سوچنا ہوگا ہمارا دن بدن جو ہے وہ نان ڈو پلمینٹ بجٹ جو ہے بڑھتا جا رہا ہے اور ہمارا ڈو پلمینٹ بجٹ جو ہے وہ shrink ہوتا جا رہا ہے آپ خود بھی دو دفعہ پی اینڈ ڈی کے منسٹر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب سے میں وزیر اعلیٰ آیا ہوں اور میں جہاں بیٹھا ہوں جن فورموں میں بیٹھا ہوں میں اکیلا بیٹھا ہوں میں نے بہت سارے چیزوں کو study کیا ہے جب تک ہم اپنے وسائل پر خود انحصار نہیں کریں گے جب تک ہم خود نہیں جائیں گے جس طرح دوسرے صوبے۔ میں ایک مثال دوں گا کہ ایک زمانے میں ہم 70% ائل اور گیس بلوچستان سے نکالتے تھے اور اس کی سرچارج اور رائلٹی جو ہے ستر % کے حوالے سے ہمیں ملتی تھی۔ سندھ ہمارے سامنے ہیں سندھ کا کراچی کا جو ہے ٹیکسیز کا مسئلہ تھا ہمیشہ وہ جس طرح ابھی ہم لڑ رہے ہوتے۔ اس دفعہ تو بہت بڑی مجھے فیڈریشن کیساتھ بہت بڑی experience ہوئی ہے کہ ہمیں ایک ایک ارب روپے کیلئے بھی کتنے پاپر اردو میں کہتے ہیں پاپر بیلنے پڑتے ہیں وہ بھی ہمیں پورے نہیں ملتے ہیں۔ تو سندھ نے کیا کیا۔ کبھی اس کو تمیں % جو ہے وہ ٹیکسیز کے مد میں بجٹ میں دیا جاتا کبھی چالیس % دیا جاتا۔ سندھ ہمیشہ claim کرتا تھا کہ جی کراچی کے حوالے سے ہم ساٹھ سے ستر % جو ہے وہ ریونیو فیڈرل گورنمنٹ کو دیتے ہیں لیکن بعد میں اس نے کیا کیا۔ اپنے وسائل کو اس نے explore کرنے کو شروع کی۔ آج ستر % جو ہے وسائل ائل اینڈ گیس کے حوالے سے سندھ کے پاس ہے۔ اور ہم جو ہیں نیچے کی طرف آ رہے ہیں تو میں اس august ہاؤس کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم transparent طریقے سے انشاء اللہ آنا چاہتے ہیں اور ہم نے اپنے وسائل کی طرف جانا ہوگا اگر ہم اسی طرح بیٹھ کے صرف جو ہے وسائل کو نکالتے رہیں گے اور ان کو جو ہے اسی طرح خرچ کرتے رہیں گے اور دوسرا option نہیں سوچیں گے اس کیلئے تو ایک زمانہ ایک ایسا آئیگا کہ ہمارے پاس دس ارب بھی ڈو پلمینٹ کے لئے نہیں ہونگے اس کیلئے ہمیں سنجیدگی سے سوچنا ہوگا اور آج سندھ میں دادو میں نواب شاہ میں ٹھنڈو آدم میں بدین ضلع میں ٹھٹھ ضلع میں ان سب ضلعوں میں جو ہے انہوں نے گیس وہاں سے بڑی تعداد میں نکالی ہے۔ اور آج بہت بڑی رائیلیٹی اور سرچارج کی مد میں جو ہے ایک بہت بڑی رقم مل رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی مالا مال کیا ہوا ہے ہر حوالے سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ ہمارے پاس oil بھی ہے ہمارے

پاس گیس بھی ہے ہمارے پاس mineral بھی ہے ہمارے پاس mines بھی ہے، ہمارے پاس گولڈ بھی ہے، ہمارے پاس copper بھی ہے تو ہم کیوں دوسرے کی طرف دیکھتے رہیں ہمیں اپنے وسائل کو صاف شفاف اور transparent طریقے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کو explore کرنا چاہیے اور ہمیں اپنے صوبے پر خرچ کرنا چاہیے۔ جو ہمیں پیسے مل رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ترقی تو کجا ترقی تو اپنی جگہ ہے ہم صرف اتنا ہی کر سکتے ہیں کہ اپنے لوگوں کو وہ جو انگریزی میں کہتے ہیں hand to mouth یہاں سے اٹھایا اور منہ میں ڈال دیا اس حد تک ہم ان کو پہنچا سکتے ہیں باقی جو ترقی ہم جو سوچتے ہیں اس بجٹ میں ہم وہ ترقی بلوچستان کو نہیں دے سکتے ہیں جب تک ہم اپنے وسائل کی طرف نہیں جائیں گے اور ہم اپنے وسائل کو explore نہیں کریں گے اور ان کو نہیں نکالیں گے۔ میڈم اسپیکر بہت سارے باتیں ہمارے دوستوں نے کی ان پر میں تفصیلاً تھوڑا جانا چاہوں گا۔ میڈم اسپیکر! میں تمام سیاسی جماعت کے پارلیمانی قائدین اور اکابرین جنہوں نے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا ان تمام کا میں فرداً فرداً شکر یہ ادا کرتا ہوں اور ان کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اچھی تجاویز سے جو ہے ہماری بجٹ میں جو ہے ایک صحت مندانہ رجحان انہوں نے اس پر وہ کی ہے اور تنقید جو ہے وہ جمہوریت کا حسن ہے اور تنقید کرنا اپوزیشن کا جمہوری حق ہے سب سے اچھی بات یہ ہے سب اراکین نے بجٹ کو won کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بلا امتیاز حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں نے بجٹ کو appreciate ہے۔ میڈم اسپیکر کوئٹہ کو پانی دینے کا جو وہ ہے وہ تجویز میرا ہی تھا آج سے ڈیڑھ سال پہلے ہم گورنر ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تھے ڈاکٹر مالک صاحب اس وقت چیف منسٹر تھے ہماری apex کمیٹی کی مینٹنگ ہو رہی تھی ایسی بات ہو رہی تھی ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کوئٹہ کو پانی کا مسئلہ درپیش ہے یہاں جو ہے Prime Minister کو کہا۔ تو اس پر میں نے یہ کہا کہ اگر کوئٹہ کا آپ لوگوں نے مستقل اس کے ڈیم بنائے جائے اور ساتھ میں جو ہمارے ڈیم ہیں حلک ڈیم ہے دوسرے ڈیم ہے کوئٹہ کیلئے بولان ڈیم پر بھی میں کام کر رہا ہوں۔ بولان ڈیم کی طرف اگر یہ ہمارے وسائل نے اجازت دی تو ہم اس پر بھی جائیں گے لیکن میں نے یہ تجویز دی کہ انڈس کے ذریعے اگر permanent solution ہمیں چاہیے کوئٹہ کو پانی دینے کا تو اس واحد حل واحد ذریعہ یہ ہے کہ مستقل جو ہے وہ پٹ فیڈر کے ذریعے جو ہے کوئٹہ وہ پانی دیا جائے اس کیلئے ہم نے پیسے رکھے ہیں یہاں پر میڈم اسپیکر مختلف باتیں ہوئے کہ یہ پیسے lapse ہو جائیں گے یہ پیسے ضائع ہو جائیں گے میڈم اسپیکر ہم گونگے نہیں ہم بہرے نہیں ہے ہم جاہل نہیں ہے ہم نے بڑی سوچ سمجھ کے بعد ہم نے یہ پیسے رکھے ہیں اور ہم اپنے انشاء اللہ جو ہمارے پیسے یہاں پر رکھے ہیں اسی میں کوئی ہمیں dictate نہیں کیا ہے میں نے پہلے

آپ کو عرض کیا کہ سیف اللہ چھٹے صاحب چیف سیکرٹری صاحب اس چیز کی گواہ ہے ڈاکٹر مالک صاحب بھی گواہ ہے یہ میرا اپنا vision تھا۔ پھر اسی کو جو ہے شہباز شریف صاحب نے بھی اس کو وہ کیا اور انہوں نے مری کیلئے بھی کہا کہ ہم جہلم سے مری کو پانی دیں گے۔ پھر انہوں نے اس کیلئے پیسے بھی مختص کیے۔ تو ہم انشاء اللہ یہاں ہمارے کچھ دوستوں نے کہا کہ جی یہاں جو ہے یہ نیسپاک۔ میں سمجھتا ہوں کہ نیسپاک برائوں کا جڑ جو ہے وہ نیسپاک ہے نیسپاک میں جو بھی پراجیکٹ شروع کیے نیسپاک کے آج تک complete نہیں ہوئے ہیں میڈیم اسپیکر نیسپاک کے علاوہ اور بھی بہت سارے۔ ہم انٹرنیشنل فرمز کو یہاں پر بلائیں گے ہم انٹرنیشنل فرم کے ذریعے یہاں پر اوپن ٹینڈرنگ کریں گے۔ چاہیے اس کیلئے چالیس کروڑ روپے خرچ ہو چاہیے پچاس کروڑ روپے خرچ ہو جتنے بھی خرچ پیسے ہو ہمارے پاس پیسے ہیں ہم انٹرنیشنل فرم کے ذریعے یہاں باقاعدہ ان کی feasibility بنائیں گے اور ہم نے جیسے کہا کہ ہم نہ اندھے ہیں نہ بہریں ہیں نہ کانے ہیں نہ لو لے ہیں نہ لنگڑے ہیں ہمیں سوچ ہے ہمارا ایک ویژن ہے اور ہم پورا feasibility بنانے کے بعد اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ جو ہمیں feasibility دینگے تو ہم اس پر کام انشاء اللہ تین چار مہینے میں شروع کر دیں گے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ feasible پراجیکٹ ہے اور یہ پراجیکٹ انشاء اللہ بلوچستان کی اور خصوصاً کوئٹہ کے لوگوں کی اور عوام کی تقدیر بدل دیگی اور میرا ایک vision یہ ہے کہ ہم اس کو چونکہ اس وقت کوئٹہ کی آبادی پچیس لاکھ کے قریب ہیں۔ لیکن ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ 2020 یا 2030 میں کوئٹہ کی آبادی کتنی ہوگی اس کو کتنی اور پانی کی ضرورت ہوگی۔ یہ نہیں ہو کہ پچیس لاکھ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اس کیلئے لاکھ کے پانی کا وہ کرے اور 2020-25 time is blind ٹائم ایسا گزر رہا ہے کہ کوئی وہ نہیں ہے ہمیں آنکھ پلک جھپکتے ہی پتہ نہیں چلے کہ 2020 آ گیا تو اس کے بعد 2025 آئیگا لیکن سروے یہی کہہ رہے ہیں کہ 2025 اور 2030 تک جو ہے کوئٹہ کی آبادی چالیس سے پچاس لاکھ تک چلی جائیگی۔ تو ہم نے یہ بھی feasibility بنائی ہے کہ ہم اس کو 2050 تک ہم اس کوئٹہ جو واٹر سپلائی فراہمی ہے آپ کا جو منصوبہ ہے ہم اس کو انشاء اللہ کہ 2050 تک یہاں پر جتنی بھی آبادی آئیں ان سب کو پانی میسر ہو ان سب کو پانی ملے۔ میرے محترم دوست بھائی نواب ایاز صاحب نے ایک سمینار کیا تھا اور انہوں نے کہا کہ یہاں پر پانی کو ہم نے ضائع کیا ہے۔ واقع ہم نے پانی کو ضائع کیا ہے اور ایک وقت آ گیا ہے کہ ہمیں جو ہے وضوع کرنے کیلئے ہمیں گلاس اٹھانا پڑتا ہے اور نہانے کیلئے جو ہے وہ لوٹے سے ہمیں نہانا پڑتا ہے اس چیز کو ہم نے مد نظر رکھنا ہے اور ہمیں اپنے لوگوں کو بنیادی چیزیں فراہم کرنی ہے تاکہ ہمیں نہ گلاس کی ضرورت پڑے نہ ہمیں لوٹی کے ضرورت پڑے تاکہ جب بھی چوبیس گھنٹے ہمارے

اور میری coalition گورنمنٹ کا ایک vision ہے کہ چوبیس گھنٹے کوئی بھی کہیں بھی دور دراز علاقے کا سر یاب کا علاقہ ہونو اگلی کا باشندہ ہو کوئی بھی ہو وہ جب بھی اپنا نکا کھولے کم سے کم اس کے جو ہے نکلے میں ہر وقت اس کو چوبیس گھنٹے پانی میسر آ رہا ہو۔ یہ ہماری حکومت کا ایک vision اور میرا یہ vision ہے اور یہ صرف کوئٹہ کیلئے نہیں ہے میڈم اسپیکر یہ صرف کوئٹہ کیلئے نہیں ہے یہ تمام بلوچستان کیلئے ہیں تو میں نے یہ کہا انشاء اللہ میرا ایک vision کے اللہ تعالیٰ نے اگر ہمیں موقع دیا تو ہم انشاء اللہ تمام بلوچستان کو ترقی دیں گے اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کیلئے ایک ایک ارب روپے رکھے ہیں۔ باقی کچھ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کیلئے پچاس کروڑ روپے رکھے وہ اس لئے نہیں رکھے ہیں کہ ہم اس کی بند بانٹ کرے۔ ہم انشاء اللہ اس کو عوام تک پہنچائیں گے ہم proper طریقے سے اس کیلئے جو ہے سربراہی کریں گے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں کمیٹی بنے گی اور اس کا ہیڈ میں ہونگا اور میں ہر پندرہ دن بعد اس چیز کو monitor کرونگا اور ہر پندرہ دن بعد جو ہے میں اس کا اجلاس بلایا کرونگا کہ اس پر کتنی جو ہے progress ہوئی ہے اور کتنا کام ہوا ہے۔ اسی طرح میں نے صحت کے حوالے سے میں نے کوشش کی گوکہ ہم زیادہ پیسہ رکھ سکیں اس کیلئے۔ کیونکہ جب بھی یہاں پر بات ہوئی ہے ہمیشہ ہمارے honourable ممبران صاحبان نے یہی کہا ہے کہ صحت کے حوالے سے بنیادی ضروریات میڈم اسپیکر میسر نہیں ہے تو اس حوالے سے ہم یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم وقتی فی الحال جو بنیادی ضرورتیں ہیں کل رحمت صاحب نے اس پر تفصیلات کی وہاں جو مشینری کی ضرورت ہوگی۔ گائنی سینٹر جن ہسپتالوں میں نہیں ہے وہاں پر ہم گائنی سینٹر بنائیں گے ایکس رے سینٹر نہیں ہے وہاں پر ہم ایکس رے سینٹر ان کو دیں گے۔ خصوصاً ہمارے لوگ ایسے لوگ ہیں جو ڈائلا سیز کیلئے ان کو کراچی جانا پڑتا ہے اور حقیقت بتا رہا ہوں میڈم اسپیکر میں آپ کو کہ ایسے لوگ ہیں بیچارے جو ایک ہفتے ایک ہفتے میں انہیں دوبارہ ڈائلا سیز کروانا پڑتا ہے وہ جب جاتے ہیں کراچی پہنچتے ہیں تو وہاں ان کا ایک دن ان کا راستے میں لگ جاتا ہے دوسرے دن وہ ڈائلا سیز کرواتے ہیں پھر جب وہ واپس اپنے گھر پہنچتے نہیں ہے تو دوبارہ ان کے ڈائلا سیز کا ٹائم آ جاتا ہے تو دوبارہ پھر انہیں واپس کراچی جانا پڑتا ہے اور ہمارے لوگ غریب لوگ ہیں ان چیزوں کو اپونہیں کر سکتے ہیں تو ہم وہاں پر ڈائلا سیز مشین بھی لگوائیں گے ایکس رے مشین بھی لگوائیں گے اور باقی جو بنیادی جو ضرورتیں ہوں گی وہ بھی ہم انشاء اللہ ہم ان دیں گے۔ تاکہ کوئٹہ کے اوپر ایک جو بوجھ ہے سارے بلوچستان کا بوجھ کوئٹہ کے اوپر ہے کسی کو ڈائلا سیز کروانا بھی ہوتا ہے تو وہ بارکھان سے بھی کوئٹہ کی طرف آتا ہے ژوب سے بھی کوئٹہ کی طرف آتا ہے پشین سے بھی کوئٹہ کی طرف آتا ہے چمن سے بھی کوئٹہ کی طرف آتا ہے خضدار سے سبی سے مستونگ سے خاران سے سب کا بوجھ جو ہے کوئٹہ

پر ہے۔ کہ کسی کو ڈائیناس کروانا بھی ہوتا ہے تو وہ بارکھان سے بھی کونٹہ کی طرف آتا ہے ژوب سے بھی کونٹہ کی طرف آتا ہے پشین سے بھی کونٹہ کی طرف آتا ہے چن سے بھی کونٹہ کی طرف آتا ہے خضدار سے سبی سے اس طرف سے مستونگ سے خاران سے سب کا بوجھ جو ہے کونٹہ پر ہے کیونکہ یہ باتیں جو میں نے کہ یہ ہمارے جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہیں یا تحصیل ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتال ہیں ان میں یہ چیزیں آپ خود بخوبی ان چیزوں سے واقف ہیں اب کافی جو ہے ان چیزوں active رہی ہیں تو آپ کو خود پتہ ہے کہ یہ چیزیں بنیادی چیزیں وہاں پر میسر نہیں ہے اس کی وجہ سے جو ایک ہمارے ہسپتالوں پر ایک بہت بڑا بوجھ تھا اور پھر آنے جانے کا میں نے جیسے عرض کیا میڈم اسپیکر کہ ایک بہت بڑا خرچہ ہوتا اور ٹائم بھی ہوتا ہے تو اگر ہم اپنے لوگوں کو یہ بنیادی چیزیں مین سمجھتا ہوں کہ ہم دے سکیں transparant طریقے سے دے سکیں اور انشاء اللہ میرا عزم ہے میرا ویشن ہے میرے دوستوں کا میرے ساتھیوں کا ڈاکٹر صاحب کا ہم سب کا یہی عزم ہے کہ ہم انشاء اللہ ہم اپنے لوگوں کو transparant طریقے سے جو بنیادی ضرورتیں ہیں ان کی، ان کو ہم ان کے دہلیز پر ان کے گھر پر ان کو مہیاء کریں گے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے لئے جو بیس کروڑ روپے مین نے رکھے ہیں وہ بھی انشاء اللہ ہم transparant طریقے سے اگر میرے بس ہوتا تو میں اور زیادہ رکھتا چونکہ میڈم اسپیکر ہم بالکل ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کی جو حالات دیکھی جائے تو ایسے لگتا ہے جیسے ہم کوئی آج سے دو سو سال پہلے جو ہے کوئی پتھر کے زمانے میں رہ رہے ہیں میرا ژوب جانا اتفاقاً میرا ہوا پر ائم منسٹر صاحب آرہے تھے تو آپ believe کریں گے جعفر خان صاحب یہاں بیٹھے ہوئے اسی لئے اسی دن انہوں نے مجھے کہا حالانکہ میں نے ان سے بات کیا وہاں دریا ژوب سے انہوں نے شاید پانی کو وہ کیا ہوا ہے پینے کے لئے آپ نے وہ کیا ہوا ہے لیکن وہ پینے کا پانی سیوریج کے پانی کے ساتھ mix ہو کے بہ رہا ہے تو آج کے دور میں اگر ہم اپنے لوگوں کو عوام کو جو already جو پانی ہمارا ساتھ available ہے اس کو بھی فنڈ ز نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج کے پانی کے ساتھ mix ہوتا ہے میں نے ان گنہگار آنکھوں سے اس کو دیکھا ہے میں نے اس کو دیکھا بھی ہے اور پوچھا بھی ہے میں کہا یہ کیا پانی ہے کہتا ہے یہ سیوریج کا پانی اور دریا ژوب کا پانی یہ پینے کے لئے یہ سب mix ہو کے یہاں سے وہ جا رہے ہیں جب ہم اس طرف اتر پورٹ کی طرف جا رہے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لوگوں کو اس دور میں ہم اکیسویں صدی میں رہ رہے ہیں جب ہم پینے کا پانی ان کو میسر نہیں کر سکیں اگر ہم ان کو ایک انجکشن نہیں دے سکیں تو میں سمجھتا ہوں پھر ہمیں حق حکمرانی کا کوئی جوتق نہیں ہے کہ ہم حکمرانی کریں اور یہاں پر بیٹھ کے بڑی بڑی تقریر کریں اور صرف یہ کہیں کہ ہم لوگوں کو وہ کر رہے ہیں ہم انشاء اللہ عملی طور پر کام کر رہے ہیں اور

ہم اپنے لوگوں عملی طور پر جو ہے بنیادی ضرورتیں میسر کرینگے اور یہ جو پیسے ہم نے رکھے ہیں انشاء اللہ ہم ان کو عوام کی امانت سمجھتے ہیں اور جس طرح میں نے عرض کیا کہ ہم ان کو ہم monitor کرینگے اور transparant طریقے سے ہم ان کو عوام تک پہنچائینگے۔ میں کہتا ہوں کہ فلور آف دی august house میں کھڑے ہو کے کہہ سکیں کہ یہاں پر جو غلط کام ہو رہے ہیں اس کا آپ فرض بنتا ہے آپ کا اس کا اصلاح کریں اور انشاء اللہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس کا اصلاح کرینگے (ڈیسک بجائے گئے) میں سمجھتا ہوں کہ میڈم اسپیکر ہمارے کچھ ساتھیوں نے جو ہمارا نان ڈویلپمنٹ ہے اس کے حوالے سے کچھ باتیں کی تو نان ڈویلپمنٹ کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہت ساری جو ہمارا جو ہے بجٹ کا حصہ ہے %75 جو ہے وہ ہمارا بجٹ کا حصہ نان ڈویلپمنٹ کی طرف چلا جاتا ہے جو ایک نیک شگون نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں جیسے پہلے میں عرض کی کہ اگر ہم اپنے نان ڈویلپمنٹ کو بڑھاتے گئے بڑھاتے گئے تو ہم پچہ نہیں رہے یا نہیں رہے لیکن بلوچستان کے لوگوں نے ہی اس اسمبلی میں آنا ہے تو ایک وقت ہوگا یہاں پر ہمارے لئے دس ارب روپے بھی نہیں ہونگے کہ ہم اپنے ڈویلپمنٹ کو وہ کریں تو ہمیں اس پر نان ڈویلپمنٹ کو بھی دیکھنا ہوگا اور اس کی طرف بھی ہمیں وہ کرنا ہوگا لیکن ہماری مجبوریاں ہیں ہمارے کچھ دوستوں نے اس پر جو ہے نان ڈویلپمنٹ پر بات کی اس کے لئے چھوٹی سی میں نے بریفنگ کی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کو پڑھ لوں تو کل ہماری جو ہے نان ڈویلپمنٹ جو ہے وہ دو سو اٹھارہ ارب ستر کروڑ پینتیس لاکھ روپے ہیں مولانا صاحب رحیم زیارتوال صاحب اٹھ کے چلے گئے ہیں میں تو ان کی تقریر بڑی تفصیل کے ساتھ سنتا رہا اس کو ذرا بلا لیں اس کو دیکھ لیں اس کو اگر آجاتا ہے تو آجائیں بابت لا لا اس کو دیکھ لیں کیونکہ بار بار وہاں اس پر وہ کرتے ہیں وہ تو خود چلا جاتا ہے کیونکہ ہر وقت وہ جو ہے نان ڈویلپمنٹ پر وہ کرتے ہیں تنخواہوں کی مد میں ہم 121 ارب روپے تقریباً ہم دے رہے ہیں operating اخراجات میں گیارہ ارب 83 کروڑ روپے جس میں مواصلات یوٹیلیٹی بلز گیس، پانی، ٹرانسپورٹ، feul وغیرہ کے مدات شامل ہیں پینشن کی مد میں ہم نان ڈویلپمنٹ میں بارہ ارب 35 کروڑ روپے دے رہے ہیں سبسڈی کے مد جو ٹیوب ویلز کو ہم دے رہے ہیں مولانا صاحب سبسڈی کے مد 13 ارب 81 کروڑ جو مختلف ٹیوب ویلز کے لئے زمینداروں اور گندم کے خریداری کے لئے دی جاتی ہے۔ بارہ ارب 17 کروڑ جن میں مختلف اشیاء کی خریداری رواں مالی سال میں کی جائیگی مثلاً گاڑیاں مشتری فیر نیچر کی خریداری وغیرہ اس کے لئے ہم بارہ ارب 17 کروڑ دے رہے ہیں یہ نان ڈویلپمنٹ ہے سرمایہ کاری کے مد میں چار ارب روپے ہم نے مختص کیے ہوئے ہیں حکومت کے عمارات اور بنیادی ڈھانچے کی repair

maintenance کی مد میں دوارب 45 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں مختلف سڑکوں اور شاہراہوں کی مرمت کے لئے چالیس کروڑ روپے اور عمارات کی مرمت کے لئے 28 کروڑ پچاس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں آبنوشی کے جوٹان ڈیولپمنٹ کے منصوبے ہیں اس کے لئے سات کروڑ 34 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں قائد حزب اختلاف مولانا واسع صاحب نے این ایف سی کا آپ نے ذکر کیا تھا کہ عدم تحفظ کا اظہار ہو رہا ہے جس کے سبب گیس ڈیولپمنٹ سرچارج میں صوبہ بلوچستان کے حصے سے کم مقدار میں فنڈ دیئے جا رہے ہیں اور مدت میں قلیل رقمات ادا کی جا رہی ہیں این ایف سی اجلاس معینہ مدت کے تاخیر سے منعقد کیے جا رہے ہیں تو اس کے لئے مولانا صاحب انشاء اللہ پرائم منسٹر جب آئیگی تو ابھی وہ انگلینڈ میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جلدی صحت دیں اور وہ جلدی یاب ہو رہے ہیں تو اس کے بعد ہم ان سے بات کریں گے انشاء اللہ ہم سب آپ لوگ بھی جائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ این ایف سی ایوارڈ جو ہے اسی سال ہی منعقد کرائیں تو اس کی میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں اس میں آپ نے کچھ ہمارے دوستوں نے treasury benches کے دوستوں نے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے کچھ دوستوں نے کہا کہ جن محکموں میں پوسٹوں کے لئے رقم رکھی جاتی ہے اگر ان پر تعیناتی نہ ہو ان کو اگر fill نہیں کیا جاتا ہے تو autometrically پیسے جو ہے ان کے دوبارہ خزانے میں چلے جاتے ہیں اور پھر دوبارہ اگر اس کو از سر نو جو ہے نئے پوسٹیں بنانا چاہیں تو اس سے نئے پوسٹیں بن جاتی ہیں مطلب یہ lapse نہیں ہے lapse ہوتے ہیں یہ جو ہے قائد حزب اختلاف نے کچھ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ مدت میں اسکیمات روک دیے گئے ہیں جو خورد برد کئے جائیں گے یا کسی دیگر پروجیکٹ کے حوالے کیئے جائیں گے کون سے مولانا صاحب میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے ویسے میں آپ کو یقین دہانی کر دیا ہے کہ انشاء اللہ ہم نے جہاں پر بھی ہم وہ رکھے ہیں ان کو ہم کسی طرح خورد برد نہیں ہونے دینگے کوئی بھی جو بھی وہ ہونگے پراجیکٹس میں جو ہے یہاں ہمارے دوست جعفر خان مندوخیل صاحب نے کہا انہوں نے بڑی اچھی تقریر کی بڑی اچھی تجاویز پیش کی ان کے پاس ایک اہم محکمہ ہے ریونیو اتھارٹی کا ہم لیکے آئیے ہیں اور جو آپ کے ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا وہ ہے اس کے لئے ہم انشاء اللہ جتنا بھی وسائل ہونگے ہم پیسے آپ کو دینگے اور اس کو جو ہے آپ کمپیوٹرائز کریں یہاں بہت سارے دوستوں نے ہمارے انہوں نے کہا سی پیک کے حوالے سے باقی خصوصاً انجینئر زمرک خان نے کہا زیم زیا تو ال صاحب نے کہا اور بھی بہت سارے ہمارے honourable ممبران صاحبان نے سی پیک کے حوالے باتیں کی کہ بلوچستان کے حوالے سے سی پیک پر کام نہیں ہو رہا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ہمارا بھی جو فیڈرل پی ایس ڈی پی ہے اس میں کافی حد تک کچھ پیسے

اس میں رکھے گئے ہیں سی پیک میں لیکن سی پیک کے تین حصے ہیں ایک ہے مغربی روٹ ایک ہے سینٹرل روٹ اور ایک ہے مشرقی روٹ تو اس پر میں تھوڑا سا آپکویہ بتا دوں گا کہ انشاء اللہ پرائم منسٹر جب آرہے ہیں تو ان سے ہم سی پیک کے معاملے پر جو ہے بات کریں گے انشاء اللہ اور صرف سی پیک جو ہے مغربی روٹ نہیں ہے سی پیک کے اس میں ہے لیکن یہاں اس پر جو اس دفعہ کچھ انہوں نے جو ہے وہ پیسے سی پیک میں رکھے ہیں تو میڈیم اسپیکر اگر آپ اجازت دیں تو منٹ کے لئے یہ ہے فلات کوئے چمن سیکشن اف اینڈ 25 - 247 کلومیٹر اس کو double carriage ہم نے بنانا ہے ابھی ایک روڈ یہ ہے 24 فٹ ہے پھر اس کو دوروی بنانا ہے ہم نے اس کے لئے انہوں نے اس دفعہ اس کو فیڈرل بجٹ میں رکھا ہوا ہے اور اس کے لئے یہ ہے کوئی 13 ارب دو سو 49 کروڑ روپے کا پروجیکٹ ہے اور اس کے لئے انہوں نے پیسے رکھے ہیں اس کو سی پیک کا حصہ بنایا ہوا ہے یہ فیڈرل IPSDP اگر آپ نے پڑھا ہو تو اس میں ہے اور اس میں ہے گوادر، گوادر کے حوالے سے بہت سے ہمارے دوستوں نے کہا کہ وہاں پر کچھ نہیں ہو رہا ہے گوادر انٹرنیشنل ایر پورٹ اس کو بھی رکھا ہوا انہوں نے اور وہ ہے کوئی بائیس ارب 247.45 ٹوٹل کاسٹ ہے اس کا اس دفعہ اس کے لئے انہوں نے جو وہ پندرہ کروڑ روپے رکھے ہوئے ہیں اس کے لئے گوادر، تربت، ہوشاب جو سیکشن ہے دو سو کلومیٹر تو ڈیو 892 کلومیٹر جس ہم M-8 کہتے ہیں ان کلونگ خضدار، شاداد کوٹ روڈ ڈیو 143 کلومیٹر گوادر تربت خضدار بلوچستان اینڈ قمبر شاداد کوٹ and لاڑکانہ سندھ اس کے لئے بھی انہوں نے جو ہے وہ اس دفعہ فیڈرل پی ایس ڈی پی میں اس کو reflect کیا ہے اور اس کے لئے بھی پیسے رکھے ہوئے ہیں انہوں نے widening and already improvement of N 85 ہوشاب، بسیمہ سوراہ روڈ 459 کلومیٹر خضدار پنجگور یہ تو already ہو رہا ہے اور اس کے لئے بھی انہوں نے یہ کافی بہت بڑا پروجیکٹ ہے بارہ ارب 650 کا ہے اور اس کے لئے چار ارب روپے جو ہے اس دفعہ انہوں نے رکھے ہوئے ہیں سی پیک کے حوالے سے ژوب مغل کوٹ 81 کلومیٹر کا ہے N50 اس کے لئے تین ہزار تین سو جو ہے وہ روپے رکھے گئے ہیں اس کے لئے مطلب تین ارب تیس کروڑ روپے جو ہے فیڈرل پی ایس ڈی پی میں رکھے ہوئے ہیں یہ میرے پاس ہے ریکارڈ پر ہے یہ سب یہ میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا تھا ایک نیا پروجیکٹ تھا ہمارا خضدار ٹوبسیمہ اس کو بھی انہوں نے جو ہے فیڈرل پی ایس ڈی پی میں ڈالا ہے اور اس کے لئے بھی کافی خطیر رقم رکھی ہے ہیلہ اور ان روڈ ہے یہ نیا اسکیم ہے یہ بھی سی پیک کا حصہ ہے اور اس کو بھی انہوں نے اس دفعہ جو ہے اس کو ڈالا ہوا ہے تو دوبارہ میں اس کو repeat کر رہا ہوں یہ بسیمہ خضدار ایک سو دو کلومیٹر N30 سی پیک اس ہے 4454.6 اس کا کل cost ہے اور اس وقت جو

اس کے لئے کوئی ایک ارب تیس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ پہلے اس کا یہ تھا میرے خیال میں چھٹھ صاحب یہ 50% ہم نے دینا تھا اور 50% انہوں نے دینا تھا ابھی اس کو CPEC کا حصہ بنا دیا ہے ابھی اس کو CPEC کا حصہ بنا دیا ہے پہلے 50% ہم دیتے اٹھارویں ترمیم کے تحت۔ گیلا جان kindly آپ کی میں اس کی بات کر رہا ہوں پہلے ہم اس میں دیتے تھے 50% ابھی اس کو سی پیک کا حصہ بنا دیا ہے تو ابھی میرا خیال میں کچھ نہیں دینا پڑیں گا اس کے لیے۔ kuzdar Chaman section of and 25408 Double way اسکو kilometers including rehabilitation بھی کریں گے اور اس کو جو ہے rehabilitation بھی کریں گے اس کا۔ جہاں جہاں سے ضرورت پڑیں گے اس کو۔ یہ بھی یہ ہے کوئی اس کو میرا خیال میں figures میں کوئی غلطی ہوگئی ہیں یہ ہوگا اس میں 80 ارب 50 پانچ سو ہے رکھا ہوا ہے میں سمجھتا ہوں یہ 8 ارب 500 اس کے جو ہے وہ ہے cost ہیں اور اس کے لیے جو رکھے گئے ہیں 80 ارب نہیں ہوگا میرے خیال میں یہ 8 ارب ہیں اس کے لیے۔ یہ نیا اسکیم ہے جو ابھی رکھوائیں ہیں ہم نے اس کو۔ جی یہ ہیں خضدار، چمن۔ جی یہ ہو گیا۔ may be ہو سکتا ہے کہ 80 ارب ہو۔ جی۔ 80 ارب جی 80 ارب ہیں جی جی خضدار جی ہاں جی ہاں اسکو dualization کرنا ہے dual کرنا ہے اسکو۔ جی ہاں جی جی جی۔ اس کا پہلے بھی میں نے ذکر کیا اس وقت شاید آپ لوگ گپ شپ لگا رہے تھے کچھ کر رہے تھے۔ یہ ہمارا ہے عبدالکریم جان نہیں ہے اگر عبدالکریم جان ہوتے تو آج اس کی جگہ سردار اسلم نے لے لیا ہے وہ خاران خاران کرتے رہتے ہیں تو اس کے کیڈٹ کالج کو بھی ہم نے اس دفعہ رکھوایا ہوا اور اس 1382 کا کاسٹ ہیں اور اس دفعہ جو ہے 50 کروڑ اس کے کیڈٹ کالج کے لیے ہم نے رکھے ہیں۔ یہ Fly over جو ہمارا ہے کوئلہ پھانک کا اس کو پتہ ہے آپ لوگوں کو پتہ ہیں اس پر کام تیزی سے جاری ہیں اور اس سال انشاء اللہ end میں جو ہے اس سال کے end میں جو ہیں اس سال کے end میں جو ہیں ہم اس کو Complete کریں گے یہ بھی فیڈرل گورنمنٹ کی وہ ہیں اچھا ادھر یہاں لکھا ہوا ہے Establishment of university at loralai یہ ہے یہ میں آپ کو زرا بتا دوں کہ یہ ہیں IT university ہے جعفر خان please یہ آپ کا لکھا ہوا ہے Establishment at loralai of university یہ میرے خیال میں IT university ہے آئی ٹی

یونیورسٹی۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ میں ہم نے رکھوایا ہوا ہے اسکو۔

شیخ جعفر خان مندوخیل:- یہ آپ نے اعلان کیا ہوا تھا۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان):۔ جی ہاں میں نے اعلان کیا تھا تو اس کو ہم نے رکھا ہوا ہے یہ ہے کوئی 1500 اسکے cost ہیں 18 ارب روپے اور اس کے لیے اس دفعہ ہم نے جو ہے تقریباً 350 جو ہے وہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ پھر اس میں لورالائی ہیں Sorry sorry یہ لورالائی ہیں ہاں یہ Misprint ہو گیا ہے misprint ہو گیا ہے یہ لورالائی ہے یہ misprint ہو گیا ہے Establishment of university of Sibi یہ سب کا یونیورسٹی ہیں اس کے لیے بھی ہم نے کافی پیسے رکھے ہوئے ہیں۔ دوسرا Agriculture College at Naseerabad division جس کا پہلے میں نے اپنے Speech میں بھی اس کا ذکر کیا تھا اور یہ بھی ہم نے اس کے لیے رکھے ہوئے ہیں کوئی 500 کا کاسٹ ہیں اور اس کے لیے 15 کروڑ روپے رکھے ہیں ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے of Gawder at Establishment of university Gawder گواد میں بھی یونیورسٹی بنا رہے ہیں سی پیک کے حوالے سے۔ وہ بھی ہے One university campus at pasni at khuzdar یہ بھی ہم نے ابھی ڈلوائیں ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے وہ ہیں۔ خانوزئی کاٹ دیا تھا ہم نے مجھے یاد ہے پشین میں کر دیا تھا۔ ہاں پشین۔ دوستوں نے کہا تھا کہ خانوزئی ایک چھوٹا گاؤں ہیں پشین شہر ہے اس لیے اس کو پشین میں ہم نے وہ کیا تھا تو یہ campus at Pashin and Khuzdar Establishment of sub campus of university of Balochistan Zhob IT of sub campus ہاں آئی ٹی۔ اس کو میں نے check کیا ہے آئی ٹی کر دیا ہے۔ ویسے اس میں انہوں نے جو ہے اس میں پرنٹنگ جو انہوں نے وہ کیا ہے اس نے غلط لکھا ہے Establishment of sub campus of university of Balochistan Zhob یہ سب کیمپس نہیں ہیں کیونکہ اس کو ریکارڈ پر میں لانے چاہتا ہوں یہ ہے Establishment of sub campus IT university of Balochistan at Zhob جی ہاں sub campus industrialization کی بات ہوئی یہ ہے ہم نے Establishment of Boston Industrial state Boston face one اس کو بھی ہم نے اب دوبارہ اس کو بھی وہ کرنا چاہے اور اس کے لیے یہ 167.318 روپے جو ہیں ہم نے اس کے لیے رکھے ہوئے ہیں اس کو تاکہ اس کو شروع کیا جائے جو ان کا اس کا Infrastructure جو نہیں بنا ہوا ہے اس کو بھی بنایا جائے۔ Constriction of east express way Gawder CPEC یہ ہمارا جو

eastern way جو اب بننا ہے اس پر جو ہیں وہ ابھی ہم جب چائنا گئے تھے تو چائنا گئے تھے چائنا میں ہم نے میں نے جو وہاں پر sign کیا تھا اور ان کا بڑا وہ تھا کہ جی ہمیں یہ east پر دیا جائے تاکہ ہم چائنا، گوادر پر کام شروع کریں تو اس کے لیے انہوں نے اس وقت Allocation کافی زیادہ ہیں اس کا۔ اس کے لیے 14 ارب 700 کروڑ انہوں نے اس سال کے لیے اس کے لیے رکھے ہوئے ہیں انہوں نے۔ جو Allocation ہے اس کا۔ یہ hospital کا بھی ان کا بڑا مسئلہ تھا گوادر کا ہمارا۔ اس دفعہ جب ہم گوادر گئے ادھر چائنا گئے تو ان سے ہم نے بات کی تو انہوں نے جب میری باتوں کو سنا تو اس کے بعد انہوں نے بڑی سنجیدگی کا مظاہرہ کیا اور فوراً انہوں نے کہا کہ اس کو ہم بنائیں گے جب upgradation of 50 bed hospital to 300bed, 300bed Gawder CPEC پیک کے پروجیکٹ ہیں تو میں دوستوں کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ کہیں رہے تھے کہ بلوچستان کے حوالے سے اور سی پیک کے حوالے سے یہاں پر کچھ نہیں رکھا گیا ہے بلوچستان کے لیے سی پیک کے حوالے سے کچھ نہیں رکھا گیا ہے میرا خیال اس کو ہم اگر جمع کریں تو یہ اربوں میں چلا جاتا ہے صرف ایک اسکیم اسی کا ہے میں آپ کو بتا دوں جو میرا وہ ہے Constriction of eastern bay express way Gawder CPEC یہ 4700 کا ہیں 4 ارب 70 کروڑ کا۔ صرف یہ ایک eastern way کا ہمارا یہ ہیں جی آ رہا ہوں یہ ہے۔ گوادر نہ ہوتا تو سی پیک کا کون پوچھتا تھا جی ہاں اس میں بھی رکھیں گے انشاء اللہ۔ یہ ہمارا ہے Constriction of 100 Delay action dams in Baluchistan package to 26 small dams in multiple districts اس کے لیے ایک ارب روپے رکھے ہوئے ہیں Constriction of Mangi Dam 700million 70 کروڑ رکھے ہیں Quetta Federal share fifty fifty Federal share fifty fifty یہ اس میں ہے ہمارا ہے 650 ہم نے دینا ہے 650 انہوں نے دینا ہے اس کے لیے۔ سی پیک بھی دلوادیں۔ ہم تو کوشش کریں گے کہ سی پیک بھی دلوادیں اس کو۔ کچھ کینال پروجیکٹ Phase one ڈیرہ بگٹی، نصیر آباد اس کے لیے ہیں کوئی 55,381,6970 اس دفعہ اس کے لیے ہم نے رکھے ہیں میرے سرفراز خان آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ 5 ارب رکھے گئے ہیں اس کے لیے۔ اس کا مطلب ہے جس کا پروجیکٹ ہوگا وہی ڈیسک بجائیں گے اور کوئی نہیں بجائے گا ہاں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان):۔ یہ نون ڈیم جھل مگسی کے area میں ہے۔ اس کو بھی انہوں نے اس وقوعہ رکھے ہوئے ہیں ویسے یہ ہیں 26 ارب کا ہیں اس کے لیے رکھے ہوئے ہیں باقی ابدو، داسی، صالح زئی ڈیم، چمن بادیزئی ڈیم بلوچستان Feasibility برج عزیز خان ڈیم 2 Constriction of hundred small check dames constriction dams at Aghberg area تو اغبرگ ہیں نیچے والا یوسف۔ ہاں پشین میں ہیں رود ملا زئی اس میں نہیں لکھا ہوا ہے صرف ڈیم یوسف۔ ڈیم یوسف۔ دورسی ڈیم گوادر گروک storage dam ڈسٹرکٹ خاران، خزانہ ڈیم ماشکیل خزانہ ڈیم زامری ماشکیل ہاں Sorry یہ موسیٰ خیل یہ Mistake ہے اس کا زمری موسیٰ خیل یہ Mistake کیا ہوا ہے انہوں نے اس کو۔ ہاں بالکل اس کو انہوں نے ماشکیل کیا ہوا ہے۔ یہ زمری ہے زمری موسیٰ خیل، ماری تنگی ڈیم، ماری، تنگی ڈیم لورالائی۔ یہ کدھر ہے۔ یہ لورالائی لکھا ہوا ہے اس پر۔ پس جھل Dam at command area خضدار ایریا میں ہے سہیلجی ڈیم جھل مگسی، اوچ وانی، چوتیل، خیر زیارت، اوچ وانی ڈیم پشین وام تنگی ہرنائی۔ ڈاکٹر صاحب یہ ڈیم واپس لے کر آپ کو دے دیتے ہیں کیا خیال ہے آپ کا ہاں۔ جی تو یہ میں تفصیل بتا رہا تھا اپنے house کو جو ہمارے بتا رہے تھے دوست ہمیں کہ اس میں سی پیک کے حوالے سے یا فیڈرل PSDP کے حوالے سے ہمیں نہیں دیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ ہم نے کافی چیزیں ڈلوائی ہیں۔ تو میں امید رکھتا ہوں انہی الفاظ کے اپنے تمام دوستوں کا سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں اپنے جو ہیں ہمارے جو سول آفیسر صاحبان ہیں خصوصاً چیف سیکرٹری صاحب ACS اور سیکرٹری خزانہ جھنوں نے دن رات ایک کر کے ہمارے ساتھ بیٹھ کر یہ ایک اچھی بجٹ بنائی اور آپ لوگوں کا ہمارے core کمیٹی کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں اور اپنے تمام دوستوں کا سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جو ایک اچھی بجٹ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو ہمارے وسائل تھے ان وسائل میں ہم دے سکتے تھے ہم نے بلوچستان کے عوام کو اور بلوچستان کے لوگوں کو دیا ہے اور آنے والے ٹائم نے اگر ساتھ دیا ہمارے انشاء اللہ آنے والے بجٹ میں اس سے اچھی بجٹ جو ہیں ہم اپنے عوام کو دیں گے پیش کریں گے اور اس سے جو ہے آپ سے دوبارہ جس طرح تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم نے اوپن کر دیا تھا بجٹ کو عوام کے سامنے۔ ایک سیمینار بھی کر دی تھی ہم نے اس پر۔ اور سیمینار میں بھی ہم نے تجاویز دی تھی پیش کریں گے اور اس سے جو ہے آپ سے دوبارہ جس طرح۔ تاریخ میں پہلی دفعہ ہم نے open کر دیا تھا بجٹ کو عوام کے سامنے۔ ایک

سیمینار بھی کر دی تھی ہم نے اس پر اور سیمینار میں بھی ہم نے تجاویز دی تھی next آنے والے بجٹ میں ہم انشاء اللہ اسی ہم اس کو وہ کریں گے اور favour جو ہیں ہماری core کمیٹی اس میں بیٹھی ہیں اور اس core کمیٹی کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے دوستوں کا جو پارلیمانی لیڈر بیٹھے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہم نے دن رات ایک کر کے یہ بجٹ بنائی ہیں اور کوئی اگر کوئی پروپگنڈہ یہ کرتے ہیں کہ جی یہ بجٹ پتہ نہیں ہے کہاں سے ہوا ہے کیا ہوا ہے کدھر سے ہوا ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہیں یہ بجٹ ہمارے ذہن کا اختراع ہیں اور ہم نے اس بجٹ کو بنایا ہے اور انشاء اللہ آنے والے ٹائم میں اس سے اچھا بجٹ اپنے عوام کو انشاء اللہ دیں گے۔ اور اسی امید کیساتھ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ تمام دوستوں کا ساتھیوں کا بیورو کر لیں کہ سب کا شکریہ ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بہت ہی انتہائی تعاون کیا اور مختصر قلیل مدت میں ہم نے ایک اچھا بجٹ پیش کر کے عوام کو دیا شکریہ اللہ حافظ۔

( ڈیسک بجائے گئے )

میڈم اسپیکر:- thank you نواب صاحب اب مطالبہ زربابت سال 17-2016ء پر رائے شماری کے لیے طلب کی گئی اسمبلی کی نشست 3 بجے سہ پہر کی بجائے 4 بجے شام منعقد ہوگی۔ اب اسمبلی کا اجلاس آج شام 4 بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

( اسمبلی کا اجلاس 3 بجکر 30 منٹ پر اختتام پذیر ہوا )